اور زندان سیاست سے رہائی بخشی اور مکتوب نصیحت آمیز بھائی کو لکھکر جس طور سے ممکن ہوسکا اپنے پاس بلایا اور تسلی
و الطاف فراوان کیا اور جو دوسرا بھائی سلطان کا شہزادہ داؤد خان ممالکات تلنگ مین نزہتگاہ عالم آخرت کیطرف
خرامان ہوا رایچور کو جو جملہ ممالک تلنگ سے ہے شاہزادہ محمد خان کی جاگیر کے واسطے مقرر کرکے مع تجمل شاہی اُسطرف روانہ
فرمایا اور اُسنے مدت مدید اُس مقام مین استقامت کرکے اپنی اوقات بعشرت و نشاط بسر کی اور دلاورخان کو بروز نوروز
آٹھسو چوراسی ہجری مین خلعت دیکر رایان دکن کی تنبیہ اور تدارک کو کہ عجب ایک جماعت سرکش تھی تعین فرمایا اور راجہ ۸۸۴
قلعہ راتیل اور سنگیسر کو جب تابع جزیہ اور خراج کا اپنی گردن پر رکھا دلاورخان نے رائے سنگیسر کی بیٹی سلطان کے واسطے لیکے مع
خزائن جلیلہ دارالخلافت احمد آباد بیدر کی طرف مراجعت کی سلطان علاءالدین اول اُسکی خدمت سے خوش ہوا اور
سنگیسر رائے کی دختر کو جو کہ زیور حسن و خصائل کو کہ بین صورت اور زیبا سیرت کہ عبارت خوش شکلی و موسیقی دانی سے ہے بے نظیر تھی منظور
نظر التفات کرکے بنام زیبا چہرہ ممتاز کیا بہت آوازہ اُسکی عاشقی اور معشوقی کا منتشر ہوا لیکن آخر مین اسکے کہ دلاورخان نے مال
وافر رایان دکن سے رشوت لیکر اُنکی اطاعت کے قلع اور استیصال مین عمداً تساہل و تغافل کی اس امر سے سلطان کا دل صفا
منزل اُس سے مکدر ہوا اور اُسنے اس امر کو دریافت کرکے مُہر وکالت شاہ کے حضور بھیجی اور بتضرع و زاری مختفی ہوکر اس
مہلکہ سے نجات پائی بعد وہ منصب ایک خواجہ سرا کی نسبت کہ دستورالملک نام رکھتا تھا رجوع ہوا خلق خلق زشت اسکی سے
بہ تنگ آئی اور ہر چند اُسکی شکایت شاہ کی خدمت مین معروض رکھی دشمنی پر محمول ہوکر اثر پذیر نہوئی روز بروز اسکی
عزت افزون ہوتی تھی یہانتک کہ شاہزادہ ہمایون بڑے بیٹے سلطان علاءالدین شاہ نے ایک دن اُس سے کہا کہ فلان
معاملہ کا سرانجام کر اُسنے جواب دیا کہ آج مین اسطرف نہین مشغول ہوسکتا ہون دوسرے وقت بجا لاؤنگا شہزادہ نے بعد دو
تین دن کے آدمی بھیجکر پیغام دیا کہ اب تک وہ مہم منفصل نہین ہوئی ہو تمسے اُسکا انجام بہتر ہوگا خواجہ سرا خون گرفتہ نے اس مرتبہ یہ جواب
دیا کہ یہ امور محبت تعلق رکھتے ہین آپکو اسمین سعی کرنا مناسب نہین ہو شہزادہ کہ نہایت تندمزاج تھا یہ کلمہ سنکر آگ ہوگیا
اور بیتاب ہوکر ایک سلحدار شاہی کو طلب کرکے فرمایا جسوقت دستورالملک دیوانخانہ سے نکلے اُسے قتل کرکے
میرے ملازمون کے پاس پناہ لینا کہ وہ تیری محافظت مین تقصیر نکرینگے اور وہ سلحدار نے بھی جو اُس کے سے آزردہ خاطر
تھا اُسی دن کسی عرض حال کے بہانہ اُسکے روبرو جاکر ایک ضرب خنجر تشنہ خون سے اُسکا کام تمام کیا اور شہزادہ کے آدمیون
نے جو وہان حاضر تھے شہزادہ کے حکم کے موافق اُسکی حمایت کی اور کسی طور کا صدمہ اُسپر پہونچنے نہ دیا اور دربار شاہی مین
جب شور بلند ہوا شہزادہ ہمایون کہ اپنے والد ماجد کے روبرو بیٹھا تھا حکم کے موافق تفتیش حال کیواسطے باہر آیا اور اُس معاملہ کو یاد کرکے
عرض عالی مین پہونچایا کہ فلان سلحدار نے خدمتگار قدیم ہے اور حقوق خدمت بہت رکھتا ہے دستورالملک کہ اُسکا حوال پرسی مین
مشغول ہوتا تھا اور اکثر اُسے دشنام فحش دیتا تھا اُسکے دست ظلم سے بہ تنگ آکر آج اُسے ہلاک کیا اور میرے سپاہیون
نے کہ اس مقام مین حاضر تھے اُسے گرفتار کرکے مقید کیا ہے اس بارہ مین کیا ارشاد ہوتا ہے سلطان نے اس سبب سے
کہ اوائل مین ایک خواجہ سرا کے قتل کیواسطے حکم صادر فرمایا تھا دوسرے شاہزادے کے طرز کلام سے بھی شفاعت اور
حمایت اُسکی مفہوم ہوتی تھی قاتل کے حبس کا حکم فرمایا اور مقتول کا منصب میان من اللہ دکنی کو جو دانشمند اُس عصر کا تھا
اور خصائل حسنہ کی صفت مین موصوف تھا رجوع فرمایا اور سنہ آٹھسو اکتالیس ہجری مین زوجہ سلطان مسماۃ آغا
زینت مخاطب بہ ملکہ جہان نے اپنے باپ نصیر خان سے زیبا چہرہ کے غلبہ اور شوہر کی کم عنایتی کی شکایت کی

نصیرخان سلطان علاء الدین سے رنجیدہ ہوا اور سلطان احمد شاہ گجراتی کی صلاح سے تسخیر مملکت برار کا عازم ہوا اور آدمی پوشیدہ امراے برار کے پاس بھیجکر لطمع فراوان اپنی اطاعت کی ترغیب کی اور اُنھون نے متفق اللفظ والمعنے اقرار کیا کہ نصیرخان حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہو اگر اُسکی نوکری اختیار کرکے اُسکے مخالفون کو شمشیر تیز سے مارینگے غازی ہونگے پھر ایک عریضہ مشعر وفور اخلاص و اعتقاد اور التماس قدوم نصیرخان کی درگاہ مین ارسال کیا اور وہ بلے توقف مع لشکر خاندیس اور دو ہزار سوار اور پیادہ بیشمار کہ راجہ گونڈوارہ نے اُسکی مدد کے واسطے روانہ کیے تھے ولایت برار مین درآیا اور امراے نمکحرام نے چاہا کہ اپنے سپہسالار خان جہان کو کہ فدویان شاہان بہمنیہ سے تھا مقید کرکے نصیرخان کے روبرو لیجاوین خان جہان اُنکے ارادہ سے مطلع ہوکر قلعہ ترنالہ مین جاکر متحصن ہوا اور حقیقت حال سلطان علاء الدین شاہ کی خدمت مین اس مضمون سے تحریر کی کہ اس ولایت کے اُمرا نصیرخان کے شریک ہوکر بلاحظہ اُسکا خطبہ پڑھتے ہین اور قلعہ ترنالہ کو محاصرہ کرکے تسخیر کے اندیشہ مین پڑے ہین اسلیے سلطان علاء الدین شاہ نے جمیع امرا اور ارکان دولت کو طلب کرکے مجلس مشورہ کی منعقد کی اُسوقت اُمراے معتبر دکنی عرض گذار ہوئے کہ علاج اس امر کا شاہ کی توجہ پر منحصر ہو کسواسطے جسوقت کہ ہم اُسطرف لشکرکش ہونگے شاہان گجرات اور مندو اور رایان گونڈواڑہ اُسکی مدد کو آوینگے سلطان نے اس بات سے رائحۂ نفاق سونگھکر اُس مجلس مین خلف حسن بصری ملک التجار سپہسالار دولت آباد کو اُس یورش کی تکلیف دی اور اُسنے بعد تسلیم عرض کیا کہ ہم بندون کو اطاعت اور جانسپاری کے سوا چارہ نہین ہو لیکن خلائق درگاہ پر روشن اور ہویدا ہو کہ شکست جزیرۂ مہایم کی امراے دکنی اور حبشی کے نفاق سے واقع ہوئی اس لیے یہ لوگ رشک و حسد سے نہین چاہتے ہین کہ ہمارے ابناے جنس کہ اُنھین غریب و محتاج کہتے ہین خدمات شائستہ ظہور مین پہونچے اگر سلطان جمیع امراے مغل کو مع خیل خاصہ بندہ کے ہمراہ کرے اور کسی دکنی اور حبشی کو اس کام مین دخیل نہ فرماوے امید کہ توفیق صمدی اور رہنمائی اقبال خداوندی سے اس معاملہ کو نیک ترین وجہ سے انجام دونگا اُسکے بعد سلطان نے امراے دکنی اور حبشی سے فرمایا کہ اس مقدمہ مین مصلحت کیا ہو میان منہاج اللہ اور خان زمان بولے کہ یہ مصلحت بزرگ ہو چاہیے کہ آزمائش کیواسطے تمام غریبون کو برسم مقدمہ روانہ فرمائیے اگر غالب آئین فہو المراد ورنہ سلطان کو ہمراہ رکاب روانہ ہونا چاہیئے سلطان علاء الدین نے یہ راے پسند کی اور تین ہزار مغل تیرانداز کہ تمام خاص خیل سے تھے یکقلم ہمراہ اُنکے تعین فرمائے اور اسی طریق سے امراے عرب کو کہ بعضے پرورش یافتہ سلطان فیروز شاہ اور اکثر تربیت کیے ہوئے سلطان احمد شاہ کے تھے اُس خدمت پر مامور کیا اور اسم نویسی اُس جماعت کی یہ ہو قاسم خان صف شکن قراخان کرد علی خان سیستانی میر علی کا فرکش افتخار الملک ہمدانی احمد بیگ تبریزی رستم خان مازندرانی حسین خان حبشی خسرو خان اوزبک بہادر خان الیدربک مجنون سلطان شاہ قلی سلطان کہ دونون شاہزادہ چنگیزی تھے القصہ خلف حسن بصری اول جماعت کے ہمراہ دولت آباد گیا اور جمیع امراے دکنی اور حبشی کو اُس حدود مین جابجا سرحد کی محافظت کے واسطے بالتخصیص سرحد گجرات اور مندو کیواسطے تعین کرکے سات ہزار عرب مسلح اور مکمل ہمراہ لیکر نہایت شان و تجمل سے برار کیطرف متوجہ ہوا اور خان جہان فرصت پاکر قلعۂ ترنالہ سے برآمد ہوا اور خلف حسن بصری کے استقبال کے واسطے جاکر قصبۂ مہکر مین ملاقات کی اور خلف حسن بصری نے خان جہان کو مع بعضے امراے دکنی کے کہ اُسکے ہمراہ تھے ایلچپور اور بالاپور کیطرف بھیجا کہ اُسطرف جاکر رایان گونڈواڑہ کا سد راہ ہو تاکہ وہ نصیرخان کی مدد سے باز رہین اور خود کوچ متواتر و ادریسیل استعجال تمام

روہنکھیر کی سمت جو لشکر گاہ نصیر خان کا تھا روانہ ہوا اور روہنکھیر کے گھاٹ پر خاندیسیوں سے جنگ ہوئی اور غریبون
کو خدا نے ظفریاب کیا اور نصیر خان نے شکست پائی اور برمبارک جانکر روہنکھیر سے کوچ کرکے بتعجیل تمام برہان پور گیا اور لشکر کے فراہم
لانے مین مشغول ہوا اور خلف حسن بصری وہ حدود نصیر خان کے تصرف سے برآوردہ کرکے اُسکے تعاقب مین برہانپور
گیا اور نصیر خان تاب نہ لاکر قلعہ للنگ مین بھاگا اور خلف حسن بصری نے شہر کو غارت کرکے وہان کے کفار متمول سے
زر وجواہر اور قماش وافر لیا پھر ولایت خاندیس کے نہب وغارت کے واسطے روانہ ہوا اور اپنا کام کرکے پھر شہر برہانپور آیا اور
عمارات شاہی کو مسمار اور آگ سے جلاکے خاک سیاہ کیا اور مراجعت دکن کا آوازہ بلند کیا لیکن بہرات گئے کوچ کرکے دفعۃً تلنگ
کیطرف تاخت لیگیا اور چار ہزار سوار سے وہان کے اطراف مین پہونچا نصیر خان قلت لشکر کوفتگی اور ماندگی غنیم کی تصور کرکے
بارہ ہزار سوار اور پیادہ بیشمار سے مقابلہ کو دوڑا اور قلعہ کے دو کوس پر فریقین کا سامنا ہوا اور ہتھیار خوب چلا لیکن
خاندیسیا گاپاے ثبات میدان کین سے ہلگیا راہ فرار پائی اور نصیر خان کے بہت مردم معتبر اور برار کے امراے باغی مقتول ہوے
اور خلف حسن بصری ستر فیل اور توپخانہ کثیر دستیاب کرکے مظفر ومنصور احمد آباد بیدر کی طرف متوجہ ہوا اور سلطان کی
قدر شناسی اور خلق ومروت وہمت وشجاعت مین وحید تھا شاہزادہ ہمایون کو مع جمیع امرا اور ارکان دولت چار کوس
آگے استقبال کے واسطے بھیجکر شہر مین لایا اور خلعت فاخرہ اور چند زنجیر فیل وشمشیر اور ٹیکا مرصع نوازش فرما کر غریب
دولت آباد کی رخصت دی اور تمام غریبون پر قسم قسم کی التفات اور عنایت مبذول فرما کر زیادتی مناصب
اور جاگیر سے خوشدل کیا اور شاہ قلی سلطان کو کہ شجاعت وافر ظہور مین پہونچائی تھی دختر دیکر اپنی دامادی مین معزز
کیا اور مقرر کیا کہ مجلس اور سواری مین داہنی طرف عربی اور بائین جانب دکنی اور حبشی حاضر ہین اور اس التفات کے بحری
سبب اس تاریخ سے ابتک دکن فتنہ خیز مین دکنیون اور غریبون کے درمیان عداوت قائم ہے جس وقت دکنیون
نے قابو پایا غریب کشی کی جیسا کہ اسکے بعد تقریباً مقام مناسب مین مفصل تحریر ہوگا اور ان سنوات مین دیوارائے حاکم بیجانگر
نے ارکان دولت اور برہمن معتبر کو طلب کرکے استفسار کیا کہ مملکت کرناٹک باعتبار طول وعرض محصول مین مملکت
شاہان بہمنیہ سے زیادہ ہے اور اسی طور سے ہماری افواج بھی انکی جمعیت سے زیادتی رکھتی ہے کیا سبب ہے کہ اکثر اوقات
غلبہ مسلمانون کی طرف سے ہوتا ہے اور ہم اُنکے باجگذار رہتے ہین بعضے بولے کہ حق سبحانہ تعالے نے مسلمانون کو تیس
ہزار سال سے بلکہ زیادہ ہندون پر بزرگی اور غلبہ عنایت فرمایا اور یہ امر ہماری کتب مین مشروحاً اور تفصیلاً لکھا ہے اس سبب سے
اکثر اوقات ہنود مغلوب ہوتے ہین اور بعضون نے جواب دیا کہ مسلمانون مین دو چیز بہتر اور افضل ہین کہ اُنکی فتح کی باعث
ہوتے ہین اول یہ گھوڑے اُنکے تیز رو اور چالاک اور کلان ہین اور ہمارے گھوڑے بے بال اور کم قوت اور لاغر ہین دوسرے
یہ کہ لشکر بہمنیہ مین تیرانداز بہت ہین اور ہمارے لشکر مین کم اسواسطے دیوارائے نے حکم کیا کہ مسلمانون کو نوکر رکھین اور
جاگیرین خوب دین اور بیجانگر مین مسجد تعمیر کرکے اسلام کے طریقہ مین کوئی شخص مزاحم نہووے اور مصحف اقدس جل پر
رکھکر روبرو رکھین تو مسلمان اُسکی تعظیم وتکریم بجالاوین اور ہندون کو تیراندازی سکھاوین چنانچہ اُسکے اعیان
دولت نے یہ تمہین تدبیرین کرکے یہ مقرر کیا کہ اب دو لاکھ سوار اور اٹھارہ ہزار پیادہ ومیآئندہ ستر ہزار سوار اور تین لاکھ تعداد فوج
پیادہ نوکر ہمت کرکے ایسا کرین کہ تنخواہ سپاہی کی زیادہ تر ہووے تو ساز ویراق اور گھوڑے خوب بہم پہونچا سکین
اور اُسکے بعد اہالی سرکار دس ہزار سوار مسلمان اور ساٹھ ہزار سوار کا فرجو علم تیراندازی سے عاری

اور خالی نہ تھے ہمراہ تین لاکھ پیادہ کی ترتیب دیکر دیورا ے کی نظر ثانی مین لائے اور اُسنے ہوس تسخیر ممالک شاہان
بہمنیہ کی اور سنہ آٹھ سو سینتالیس ہجری مین بجوش و خروش تمام لشکر کثیر لیکر اُنکی ولایت بر فوج کش ہوا اور آب تنبہ
عبور کرکے بجبر و قہر تمام تھوڑے عرصہ مین قلعہ مدکل کو فتح کیا اور اپنے بیٹون کو قلعہ رایچور اور نیکا پور کے محاصرہ کے واسطے
مامور کرکے خود آب کشنہ کے کنارے مقام کیا اور ساغر اور بیجاپور مین اُسکے آدمیون نے تاخت بیجا کر آتش ظلم و بیداد
شعلہ زن کی سلطان علاءالدین نے اِس خبر کے سنتے ہی عازم مقام کفار ہوکر لشکر برار اور دولت آباد اور بیجاپور کے حضار
کے واسطے حکم دیا اور جب چارون طرف کے طرفدار احمدآباد مین پہونچے اور پچاس ہزار سوار اور آٹھ ہزار پیادہ فراہم ہوئے سلطان
علاءالدین نے ساعت سعید مین مع توپخانہ اور بھی آلات و اسباب حرب و ضرب سے باعظمت و شوکت فراوان نہضت
فرمائی اور دیورائے بھی اُس حدود سے کوچ کرکے قلعہ مدکل مین آیا اور افواج کو سلطان کی جنگ کے واسطے تعین کرکے
سوار اور پیادہ کی دلجوئی مین بدرجہ نہایت کوشش کی اور سلطان نے مدکل سے چھ کوس اِدھر مقام کیا اور خلف حسن بصری
ملک التجار کو مع لشکر دولت آباد دیورائے کے فرزندوں کی تادیب و تنبیہ کیواسطے بھیجا اور خان ملن سپہ سالار لشکر بیجاپور اور خان اعظم
فوج برار اور تلنگ کے افسر کو دیورائے کے سر پر مقرر کیا اور خلف حسن خان بصری نے اول قلعہ رایچور کی طرف جاکر دیورائے کے
بڑے بیٹے سے مقابلہ و مقاتلہ کیا اور اُسے مجروح کرکے معرکہ سے پسپا اور مفرور کرکے نیکا پور کیطرف متوجہ ہوا ابھی وہانتک نہ پہونچا
تھا کہ دیورائے کے چھوٹے بیٹے نے ترک محاصرہ کرکے اپنے تئین باپ کے پاس پہونچایا اور دو مہینے کے عرصہ مین تین مرتبہ
سپاہ کفار سے ظاہر قلعہ مدکل مین صف جنگ شدت سے واقع ہوئی اور ایک جماعت کثیر طرفین سے مقتول ہوئی
اول مرتبہ کفار کا غلبہ رہا مسلمانون پر محنت و مشقت نے ظہور کیا اور دوسری مرتبہ مسلمان غالب ہوئے کفار پر
شکست کے آثار ظاہر ہوئے کسواسطے کہ دوسری مرتبہ دیورائے کا بڑا بیٹا جو زخمی ہوکر خلف حسن بصری کے معرکے سے بھاگا تھا اُنکی
مرتبہ خان زمان کے نیزۂ جانستان کی ضرب سے مارا گیا اور کفار سراسیمہ و بدحواس ہوکر اُسکی لاش پاش پاش اُٹھاکر
قلعہ کیطرف راہی ہوئے بیت قیاد ندار کافران بیشمار ✦ گریزان برفتند اندر حصار ✦ اور فخرالملک دہلوی اور اُسکا
بھائی کہ دونون منجملہ امراء سے تھے شمشیر و گرز و خنجر دیکھ بھال کر کمانین چڑھائین ترکش دیکھے نیزہ سنبھالا اور ڈھال کو
کی وجعل مین ہوکر مفرورون کے تعاقب مین روانہ ہوئے جوکہ میدان جنگ نے گرمی پکڑی تھی اُسی گرم خیزی مین سر و تن مین
جدائی کرنے لگے اور اسطرح سے شمشیر مارتے ہوئے اور مردونکو خاک مذلت پر ڈالتے ہوئے کفار کے عقب قلعہ مین داخل ہوئے
اور کفار نے جو یہ جرأت اُن دونون بلند ہمت سے مشاہدہ کی اُنھین زندہ دستگیر کیا اور دیورائے کے پاس لیگئے دیورائے نے
اُنھون قید کرکے اپنے بیٹے کے سوگ مین جامۂ ماتم پہنا اور گریہ و زاری اور بیقراری بہت کی اُسکے بعد سلطان علاءالدین
نے یہ پیغام دیا کہ یہ دونون بہادر شیر مستان شجاعت و پیلتن اژدر در پر شوکت جو کہ قلعہ مین آئے ہین مین ہر ایک کو روز کارزار
ہزار سوار کے برابر فرض کرتا ہون اور علاوہ اُسکے رایان بیجانگر اور شاہان بہمنیہ مین مقرر ہوا کہ عوض ایک مسلمان کے لاکھ
ہندو قتل کرین اور اگر تم اُنھین آزار جانی پہونچاؤگے یقین جاننا کہ مین ہر ایک کے عوض لاکھ ہندو قتل کرونگا اور دست تعرض
اِس ملک کے دامن سے نہ اُٹھاؤنگا اور دیورائے جو تعصب بہمنیہ کا خوف دل مین اس لئے رکھتا تھا گھبرایا اور ایک
معتبر شاہ کی خدمت مین بھیجکر یہ جواب دیا کہ اگر سلطان عہد کرے اور دوبارہ میری ولایت پر لشکر نہ کھینچے تو مین بھی متعہد
ہوتا ہون کہ ہر سال پیشکش لائق بھیجکر فخرالملک دہلوی اور اُسکے بھائی کو تسلیم کرونگا اور مین بعد قدم دائرہ

اطاعت اور جادۂ فرمان برداری سے باہر نہ رکھونگا سلطان نے اُسکے التماس کے موافق عہدنامہ ترقیم کرکے ارسال فرمایا اور
دیورایے نے فخرالملک دہلوی اور اُسکے بھائی کو مع چالیس ہاتھی جنگی اور اقسام پیشکش ہائے لائق اور باج چندسالہ خدمت
شاہ مین ارسال رکھا اور سلطان نے بھی خلعت شاہانہ اور گھوڑے تازی بازین ولجام مرصع اُسکے واسطے بھیجکر علم مراجعت
بلند کیا اور جبتک مسند دکن اُسکے وجود سے مشرف او رزینت پذیر رہی دیورایے نے ہرسال پیشکش بھیجکر دروازے مصادقت
کے مفتوح رکھے اور اُسنے بھی اپنے عہد پر وفا کرکے کبھی ولایت کرناٹک پر چڑھائی نہ کی او کہتے ہین کہ سلطان علاءالدین
نے اپنے عہد سلطنت مین احمدآباد بیدر مین ایکدار الشفا نہایت لطافت اور صفائی سے تیار کرکے چند قریہ وقف فرمائے تھے
تا زرحاصل اُسکا صرف ادویہ اور اشربہ ہو کر اطبائے مسلمان وہنود بیمارون کے معالجہ مین مشغول رہین اور قضات امانت دار
اور محتسبان خدا ترس کو شہر و ولایت مین مقرر فرمایا اور باوجودیکہ خود بدولت مے نوشی کرتا تھا حکم کیا کہ کوئی شخص شراب نہ پیئے
اور جوانہ کھیلے اور قلندران دریوزہ خوار کو طوق آہنین مین مطوق کرکے پاک کرنے شارع عام اور سنگ و خاک دلی اور
بہ تمام اعمال شاقہ تعذیب فرمایا تھا تو متنبہ ہوکر کسب معیشت مین مشغول ہووین اور قلمرو سے باہر جاوین اور اگر
احیاناً کوئی آہنین سے باوجود اس انتظام اور گرفتگی کے بیباکی کرتا شرب خمر یا کسی اور مسکر مین اقدام کرتا تھا سیسہ پگھلا
اُسکے حلق مین ڈالتے تھے اور یہ حکم عام و خاص پر جاری تھا کسی کو اس سے مفر نہ تھا چنانچہ سید محمد گیسو دراز کے ایک
نواسہ نے ایک فاحشہ نشتاہ سے اختلاط بہم پہنچایا اور ایک رات کو شراب پیکر حالت مستی مین اُسکے سر کے بال تراش کر خوب
زدوکوب کی جب یہ خبر کوتوال کو پہونچی اوسی شب مخدوم زادہ اور قحبہ کو قید کرلیا دوسرے دن بوقت فرصت یہ
خبر بادشاہ کے گوش زد کی بادشاہ نے غضبناک ہوکر حکم کیا کہ مخدوم زادہ کو مسندوین لیجا کر سر بازار کہ تمام خلقت دیکھکر
عبرت پذیر ہو دو سو تازیانہ ہاتھ اور پاؤن مین مارین اور قسم دلوین کہ پھر شراب نہ پیئے اور قحبہ کو گدھے پر چڑھا کے
شہر مین تشہیر کرکے شہر بدر کرین منقول ہو کہ جب ایالت اقلیم عالم اور کفالت مصالح بنی آدم سلطان علاءالدین پر مقرر ہوئی
اسقدر سخاوت اور عدالت کا فرش بچھایا کہ احسان فریدون کا چرچا اور معدلت نوشیروان کا شہرہ اسکے زمانہ مین نرہا
اور جمعہ کی نمازون اور عیدین کے دوگانہ مین منبر کے قریب حاضر ہوکر وعظ سنتا تھا اور خونریزی اور ظلم و تعدی اور
تشویش بندگان سے راضی نہ تھا اور آتش پرستون کے معابد اور بتخانہ قدیم توڑکر مسجدین بجائے اُنکے احداث کین اور
نصارا اور برہمن وغیرہ سے کلام نہ کرتا تھا اور مہمات دیوانی مین دخل نہ دیتا تھا لیکن جب بیجانگر کے یورش سے فارغ ہوکر عشرت
کی عیش و عشرت اُسکی دامنگیر ہوئی جزوی اور کلی امور ملکی اور مالی درگاہ لقردن سپرد کرکے ایک ہزار عورت ہند
جمیلہ سراپردہ شاہی مین جمع لاکر نعمت آباد کی نہر کے کنارے ایک باغ مثل روضۂ رضوان اور ایک قصر مانند
فردوس برین بڑے غم و ملال سے بنیاد رکھا تھا اور اُستادان خطہ کون و فساد نے اُس باغ او عمارت کا نظیر معمورہ
آب مین بنیاد نہ ڈالا تھا اکثر اوقات اُس باغ مین بادہ گلفام کیجرع اور لعل لب لبران سیم اندام کے ملذذ اور استماع نغمہ ہائے مطربان
شیرین آواز مین مشغول ہوتا تھا اور نہایت خویشتن داری اور غایت کم آزاری سے نظام امور اور مصالح جمہور مین التفات
فرماتا تھا اور حکیم ارزاقی نے اُس شاہ کی عمارت کے وصف مین خوب کہا ہو بیت گوئی کہ ماہ و مشتری از برج آسمان
تحویل کردہ اند بکاخ خدایگان ۞ اور جن دنون مین سلطان نشاط مین مشغول تھا چار یا پانچ مہینے کے بعد ایک
مرتبہ سلام عام لیتا تھا اس جہتہ سے دکینون نے اُسکے دور مین رخنہ ڈالا اور میان من اللہ دکنی وکیل شاہی

نہایت مستقل ہوا اُسکے بعد سلطان قلاع سواحل دریا کا عازم ہوا خلف حسن بصری ملک التجار کو مع سات ہزار سوار دکنی اور تین ہزار
سوار غریب کے اُس خدمت پر مامور فرمایا اور خلف حسن بصری نے قصبۂ چاکنہ میں جو شہر جنیر کے قریب ہے استقامت
کر کے اُس قلعہ کو تعمیر کیا اور دفعہ بدفعہ لشکر کو کوکن مین بھیجتا تھا اور اسطرف کے راجاؤن کو پیش قدمی کر کے زیر و زبر کرتا تھا
یہانتک کہ اجل تقاضی ہوئی خود اُس طرف متوجہ ہوا اور ایک حصار اُس حدود کو جو ایک کافر مسمی سرکہ کے تصرف مین تھا محاصرہ کر کے
بجبر و قہر مفتوح کیا اور سرکہ کو اطلاع اس امر کی دی کہ حوزۂ اسلام مین در آوے یا گردن تیغ سیاست کے نیچے رکھے
سرکہ نے طریقہ مکر و فریب کا اختیار کر کے معروض کیا کہ میرے اور راے سنگیسر کے جو والی قلعہ کندھانہ ہے
ہمسری ہے اگر مین حلقۂ اسلام مین داخل ہونگا اور وہ اسی طور اپنی مقرر دولت مین متمکن رہیگا آپ کی مراجعت کے بعد زبان
طعن دراز کر کے عشائر و قبائل کو مجھسے منحرف کریگا اور ملک اتنے قرن کا کہ میرے باپ دادا سے موروثی چلا آتا ہے اُسکے
متصرف ہوگا اگر آپ عنان عزیمت اسطرف معطوف فرماوین تھوڑی توجہ مین اُسے بھی دستیاب کر کے اس حدود کو بھی
عبدہ سے رجوع فرماوین یا اُسکا سر تن سے جدا کر کے اس مملکت کو ایک امرا کے سپرد کرین بندہ کلمۂ طیبہ توحید پڑھ کر
غلامان شاہ اسلام مین منتظم ہوگا اور ہر سال استقدر مال خزانہ عامرہ مین داخل کریگا اور اسکے بعد اس اطراف مین اگر کوئی
تمرد اور سرکشی سے اداے زر واجب سرکار مین تغافل یا تعلل کریگا یہ کمینہ اُسکا جواب دہ ہوگا خلف حسن بصری نے
کہا کہ مین نے سنا ہے راستہ مداخل و مخارج اُسکا بہت تنگ ہے اور وہان پہنچنا نہایت دشوار اور مشکل ہے سرکہ نے جواب دیا
جسوقت کہ مجھسا دلیل خواہ مقدمۃ الجیش ہوگا راستہ طے کریگا اور اُس جنگل کے خار سے کسی سوار کے دامن کو آزار
نہ پہنچیگا اور بے مشقت کل مقصود ہاتھ آویگا چونکہ قلم تقدیر ملک التجار کی شہادت مین جاری ہوا تھا اسواسطے دشمن
کے قول پر اعتماد کر کے سنہ ۸۵۰ آٹھ سو پچاس ہجری مین اسطرف عازم ہوا چنانچہ اکثر دکنی اور حبشی نفاق کر کے جدا ہوئے
اور خلف حسن بصری کے ہمراہ بیشہ مین نہ آئے اور خلف حسن بصری تقلید مین مبتلا ہو کر خود روانہ ہوا اور سرکہ نے دو دن
راستہ کشادہ اور خوب کہ اُسکو کسی شخص نے دکھایا تھا طے کیا اور چھوٹے بڑے اُس سے خوش ہوئے لیکن تیسرے دن وہ
گمراہ ایسی راہ لیگیا مصرع کہ از ہول او شیر نر مادہ بود * اور بلکہ پیچ تاب زیادہ زلف خوبان اور باریک تر عاشقون
کی آہ سے تھا القصہ ایسی راہ تھی کہ دیو اُسکا نشیب و فراز دیکھکر آسیب زدہ ہوتا تھا اور غول بیابانی اُسکا بلندی
دیکھکر دہشت کھاتا تھا نظم نہ خورشید کردی رہش مساحت * نہ تقدیر کردی حدودش متعدبہ گیاہش ز کشتی چو
دندان افعی * ہوایش از عفونت چو کام غضنفر * ز آبش اجل رستہ و زبا پیکان * ز خاکش خشک رستہ و زنبار خنجر *
نشیبش ز الماس گسترده مفرش * فرازش ز آتش بپوشیده چادر * رہ پیچ پیچش چو زنار راہب * فرو رفتہ ز اطراف محراب و منبر
اور جب اُفتان و خیزان مسافت طے کی ایک ایسے جنگل مین پہونچے کہ ہوا کو اُسکے مسالک اوراق سے گذر دشوار
تھا اور تین طرف اُسکے پہاڑ سر کشیدہ تا فلک دوار تھا اور اُن پہاڑون مین ایسے درے واقع ہوئے
تھے کہ اُنکا عمق تحت الثرےٰ سے پہونچنے سے گنج قارون اور پشت گاؤ ماہی نمایان تھی اور ایک طرف اُسکے خلیج مثل دریا
محیط اور جنگل اور پہاڑ اور غار پیوستہ تھے اور اُس راستہ کے سوا کہ آئے تھے دوسرا منفذ بیک اجل کی آمد و شد کے
سوا کسی سبیل سے ممکن نہ تھا نظم کسے دیدہ مفرازش مگر بچشم ضمیر * کسی زر فتہ نشیبش مگر بپاے گمان * کسے بر قد فصیلش
شب سیاہ درود بحجر نکبودی گردون ندیدہ ہیچ نشان * اور خلف حسن بصری جو ایک دو دن سے اسہال خونی مین گرفتار تھا اتنے مین

چالیس مرتبہ سرقدم پر جاتا تھا اور ہرچند کوشش کی کہ آدمی ترتیب و قاعدے سے نزدیک فروکش ہوں سودمند نہوئے تھے اول یہ کہ فوج خود خستہ اور ماندہ نماز شام تک آئی تھی اور درختوں کے نیچے جہاں پہونچی تھی نزول کر تی تھی یہ کہ اُس جنگل میں ایسا مقام میسر نتھا کہ دو آدمی پہلو میں خیمہ ایستادہ کرکے شب کو بسر کریں اُسوقت کہ آدمی اپنے حال میں گرفتار تھے سرکہ کافر سرکہ فروشی کرکے پہاڑ کے درون میں سیماب کیطرح نایاب ہوا اور راے سنگیسر کو پیغام دیا کہ ایسا شکار تیرے واسطے لایا ہوں اور یہ منصوبہ اس سے بہتر نہ بن پڑیگا بس جو کچھ تجھسے ہوسکے بجالا اور تعقد نکر غرضکہ راے سنگیسر نے ہزار پیادہ تو پچی اور کماندار و خنجر گذار سب طرف سے فراہم لایا اور سرکہ بھی اپنی جمعیت سے اُسکا شریک ہوا جب آدھی رات آئی اطراف و جوانب درون و جنگل سے در آئے او خنجر اور چھری کی دھار سے آٹھ سات ہزار آدمی درختوں کے نیچے بطریق گوسفند ذبح کیے کسواسطے کہ باد تند و تیز کے چلنے اور برگ درختوں کی کھڑکھڑاہٹ سے مقتولوں کی فریاد ایک دوسرے کے گوش زد نہوتی تھی اور ہمسایہ ہمسایہ کے احوال سے خبردار نہوتا تھا اور رات تاریک اسقدر تھی کہ راستہ نہیں سوجھتا تھا اور رات تاریکی دہشت اور وحشت اور ظلمت سے زبان ناطقہ تکلم فراموش کرتی تھی اور جب وہ کفار اطراف کے مردمان کے قتل سے فارغ ہوئے اور دیکھا کہ کوئی شخص کسی کی فریاد کو نہیں پہونچتا ہو باطمینان تمام خلف حسن بصری ملک التجار کے سر پر تاخت لائے اور سہل ترین وجہ سے اُسکو مع پانسو سید نجف حسن کہ اکثر ان مدنی اور کربلائی اور نجفی وغیرہ بھی تھے شہید کیا **نظم** شب تیرہ بود و گذرگاہ تنگ ؛ کہ دشمن سوے جنگ بازید جنگ ؛ درخشیدن تیغ افراشتہ ؛ چراغ براہ اجل داشتہ ؛ بروں جستہ تیر از کمین عکمان ؛ شدہ مرگ را رہبری جان ؛ چلانے شد آغشتہ در خاک و خون ؛ یکے سرفگندہ دگر سر نگون ؛ ازان جنگجویان سواری نماند ؛ وزان سرکشان نامداری نماند ؛ ہرانکو نشد کشتہ بگریختہ ؛ بیکبار از ہم فرو ریختہ ؛ برفتہ بدانگونہ ہرکس کہ زیست ؛ کہ بر زندگی شان بباید گریست ؛ القصہ اُس لشکر کے بقیۃ السیف کہ بسبب تقدیر زندہ رہے سے تھے بمشقت بسیار اُس جنگل سے برآمد ہوئے اور ہمراہ اُس جماعت امراے دکنی کے کہ خلف حسن بصری کے ساتھ نفاق کرکے اُس جنگل میں نہ گئے تھے ملحق ہوئے اور اُنھوں نے اُنسے یہ بات کہی کہ تمھارا حال نہایت پریشان ہے مناسب یہ ہے کہ اپنی جاگیروں میں جاؤ اور جلد سامان درست کرکے پھر آؤ پھر جمیع دکنی او حبشی غارت خوردہ اپنی جاگیروں کیطرف راہی ہوئے اور مغلوں نے یہ بات کہی کہ ہماری جاگیریں دور تر واقع ہیں ہم سلطان کے بدون حکم نجا سکینگے ان قصبہ چاکنہ جو خلف حسن بصری کا نشیمن گاہ اور بہت نزدیک ہے وہاں جاکر بقرض و وام سامان اپنا درست کرکے جلد آتے ہیں اور جب امراے مذکور نے یہ امر تجویز کیا چاکنہ کی سمت روانہ ہوئے اسوقت بعضے مخلان ناعاقبت اندیش یہ اپنی زبان پر لائے کہ ان امرا کے نفاق کے سبب خلف حسن بصری ملک التجار اور سادات وغیرہ قتل ہوئے ہم قصبۂ چاکنہ میں پہنچتے ہی ایک عرضداشت مشتمل حقیقت حال درگاہ میں بھیجتے ہیں اور یہ جب خبر دکنیوں نے سُنی ہراسان ہوئے اور سبقت کرکے از راہ مکر و حیلہ شاہ کو عرضداشت لکھی کہ خلف حسن بصری ایک زمیندار سرکہ نام کی ہدایت اور سادات اور مغلوں کی ترغیب سے فلان بیشہ میں در آیا اور ہرچند ہم خیرخواہان قباحت اس امر کی بلطائف الحیل چاہتے تھے کہ اسکے دل نشین کریں جو پردہ تقدیر کا اُسکی آنکھ پر چھایا تھا دولتخواہوں کی بات پر ہرگز التفات نہ کی اور اُنھیں وہ پہونچا جو کہ پہونچنا تھا اور خلف حسن بصری کے سانحہ کے بعد ہرچند ہمنے امراے مغل اور سادات و خاصہ خیل کو سمجھایا کہ مناسب دولتخواہی کی یہ ہے کہ شاہ سے سپہسالار طلب کریں اور اتفاق کرکے سرکہ اور راے سنگیسر سے انتقام لیں یہ امر بھی قبول نہ کیا اور

سرکشی کی اور کلام سخت زبان پر لائے اور قصبہ جاکنہ کیطرف روانہ ہوئے اور انکے اوضاع سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ قلعہ جاکنہ مین متحصن ہوکر کوکن راؤن سے موافقت کرین اور علم مخالفت بلند کرکے فتنہ قوی برپا کرین اور عرضیہ مشیر الملک دکنی کے پاس جو مغلون کا دشمن جانی تھا اور بادشاہ کے پاس قرب و منزلت بہت رکھتا تھا بھیجا اور اُسنے عین بدمستی مین عرضیہ سلطان کی نظر سے گذرانکر خلف حسن بصری کے قتل ہونے کا اور غریبون کے تمرد کا ساتھ ایسے اقبح صورت کی تقریر کی کہ سلطان نہایت آزردہ ہوا اور حالت غضب و غفلت سے معاملہ کے کنہ مین نہ پہونچا مشیر الملک دکنی اور نظام الملک بن عماد الملک غوری کو جو مغلون کے خون کے پیاسے تھے اور اُنکے تفوق اور غلبہ سے ایذا اُٹھاتے تھے امرائے جاکنہ کے قتل کیواسطے تعین فرمایا اور مثل عبیداللہ زیاد اور شمر ذی الجوشن عداوت اولاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درپے ہوکر مع لشکر کثیر اُسطرف متوجہ ہوئے اور سادات عرب و عجم امرا وغیرہ نے یہ خبر سنکر اتفاق کیا اور قلعہ قصبہ جاکنہ مین متحصن ہوکر قصبہ کو محکم کیا اور ایک عرضداشت مبنی کیفیت امر اور اظہار اخلاص و یکجہتی احمدآباد بیدر کیطرف روانہ کی لیکن جو عرضداشت اُنکی اثنائے راہ مین مشیر الملک دکنی کے ہاتھ آتی تھی وہ چاک کرکے پرزے پرزے کرتا تھا اور اُسے منظور نہ تھا کہ یہ دار الخلافت مین پہونچے اور غریبون نے اس حال پر اطلاع پاکر دو قطعہ عرضداشت اور تحریر کین اور جو اپنے جنس کے ہاتھ بھیجنا متعذر تھا ہندوستانی نفرون کے ہاتھ جو برسون سے اُنکے پروردۂ نعمت تھے، دیگر ہر ایک کو ایک راستہ سے روانہ کیا اور اُن بدبختان روسیاہ نے بھی عداوت جبلی کو کام فرمایا دونون عرضداشت مشیر الملک دکنی کو پہونچائین اور اُسنے نفرون کو خلعت و اسپ و خرچ وافر سے قوی پشت کیا اور دونون عرضداشت بدستور سابق چاک کین اور رستون کے انتظام مین زیادہ تر کوشش کرتا تھا اسی صورت مین سادات مثل اپنے جد امجد امام حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے کام مین حیران اور پریشان ہوکر رضائے الٰہی پر شاکر ہوئے اور تمام امرائے غریب باتفاق باہمی غلہ اور آذوقہ بقدر امکان قلعہ مین فراہم کرکے مقام مدافعہ مین ہوئے اور جب یہ خبر مشیر الملک دکنی کو پہونچی امرائے دکنی کو جو کوکن مین تھے اور یہ فساد انکھین کی ذات سے برپا ہوا تھا اپنی مدد کیواسطے طلب کیا اور جبیر اور اُس نواح سے بھی پیادہ بیشمار جمع کرکے قصبہ جاکنہ کیطرف آئے اور اُسے محاصرہ کرکے محصورون کی تضییق مین کوشش کرتے تھے اور قریب دو مہینے کے آتش جنگ مشتعل رہی ہمیشہ دکنیون کی عرائض اس مضمون کی سلطان کو پہونچتی تھین کہ غریب جادۂ مخالفت اور حرامخوری کی راہ مین ثابت قدم ہین اور سلطان گجرات سے مدد طلب کرکے چاہتے ہین کہ قلعہ اُسکے سپرد کرین اور دکنی صاحب دخل جو بادشاہ دولتخانہ تھے عرائض حسب مدعا سلطان کی نظر مین درلا کر اُسکے جواب مین فرامین اس عبارت کے متواتر و متوالی بھیجتے تھے کہ جماعت غریبان طاغی اور باغی کی قلع و قمع مین کوشش کرکے قتل و سیاست مین ایسے مساعی جمیلہ ظہور مین پہونچاوین کہ دوسرون کو عبرت ہووے اور عرائض غریبون کی اگرچہ مشقت و محنت تمام دار الخلافت مین پہونچتی تھی دکنی بادشاہ کے مزاج مین ایسے دخیل ہوئے تھے کہ اُن دنون مین مخصوصان دکنی کے سوا کوئی بادشاہ کی زیارت سے مشرف نہوتا تھا یہ لوگ عرائض غریبون کے متعلقون سے لیکر بادشاہ کے ملاحظہ مین نہین گذرانتے تھے اور انھین یہ جواب دیتے تھے کہ ہم عرائض بادشاہ کے پاس پہونچاتے ہین اور آنحضرت قہر و غضب کی شدت سے جواب کیطرف توجہ نہین فرماتے اور بیچارے غریبون نے دولتخانہ کا یہ احوال سنکر یہ تجویز کی کہ آذوقہ رو بانحطاط اور کمی مین لایا ہی اپنے زن و فرزند کو مع ایک جماعت مردم جنگی سے قلعہ کے اندر چھوڑین اور خود باتفاق تمام برآمد ہوکر بسبیل استعجال احمدآباد بیدر کی طرف

جاکر سلطان سے عرض حال کرین مشیر الملک دکنی اور نظام الملک اور بھی دیگر دکنی اُنکے اراده اور فکر سے واقف ہوکر کہنے لگے کہ اگر
غریب ایسا کرینگے ہم بھی اُنکے تعاقب مین روانہ ہونگے اور جبتک ہم مین سے ایک جماعت کشتہ قتل ہوگی اُنپر غالب ہونگے اور
سوا اسکے مقصد ہمارا اس جماعت کے قتل عام سے عمل مین نہ آویگا پھر بعد انتظام حیلہ و دغا مین ہوکر پیغام دیا کہ ہم جو امت
پیغمبر آخر الزمان اور دعوی اسلام کرتے ہین تم برادر تمہارے فرزندون کی بیکسی اور عاجزی پر آئین اکثر سادات عظام
مین ترحم کرکے سابقہ [illegible] تمہارے عفو جرائم کے مستدعی ہوئے اور حضرت نے یہ ملتمس قبول فرماکر حکم کیا ہے کہ آزار جانی اور مالی
سے انھین محفوظ رکھکر بطریق الانسان کرد کہ وہ جس طرف چاہین چلے جائین اور اسکے بعد حکم مرو اپنے قول کے موافق انھین نجایا
ہے دونون سردارون نے بمضمون [illegible] واللہ باللہ اور مصحف اقدس اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قسم کھا کر عہد
کیا کہ ہم تمہین آزار جانی اور مالی نہ پہونچاوینگے اُن بزرگوارون نے اُن مفتریون کے قول پر کہ عدد اسکے دو ہزار اور پانسو
[illegible] اعتماد کیا [illegible] اُنمین ایک ہزار دو سو سادات صحیح النسب سے تھے مع اہل و عیال اور مال قلعہ سے برآمد ہوئے اُنکے
اہل و عیال اسباب کے واسطے جو مرکب اور بارکش رکھتے تھے اُسکے سامان کے واسطے قلعہ کے میدان مین فروکش ہوئے
مشیر الملک دکنی اور نظام الملک غوری قلعہ مین داخل ہوئے اور تین دن اپنے عہد کا پاس کرکے کسی نہج کا صدمہ انھین نہ پہونچایا اور
چوتھے دن [illegible] جماعت کے امیرون اور رئیسون کو برسم ضیافت قلعہ مین طلب کیا چنانچہ قاسم بیگ صف شکن اور قراخان کرد
اور احمد بیگ یکہ تاز کے سوا تیج امرا مع مشاہیر غریبان قریب تین سو مرد کے قلعہ مین حاضر ہوئے اور جبکہ مائدہ طعام پر
بیٹھے اور کھانا کھانے مین مشغول ہوئے ایک جماعت دکنیون کی مسلح ہوکر کہ جو پاس وقت تھی اُن دونون عہد شکن کے
اشارہ کے موافق گوشہ اور کنارہ سے شمشیرین برہنہ کرکے سادات مظلوم پر حملہ آور ہوئی اور ضیافت کو طاق نسیان پر
[illegible] سب غریبون کو جام شربت شہادت چکھا کر روضہ رضوان کی طرف راہی کیا اور چار ہزار دکنی زرہ پوش کہ
[illegible] سبیت مجموعی غریبون کے خیمہ اور خرگاہ کیطرف روانہ ہوئے اور سادات صحیح النسب کے قتل و
غارت مین مصروف ہوئے اور قسم مرد سے ایک سال کے بچہ سے سو برس کے بڈھے تک کو شہید کیا چنانچہ ایک ہزار سید نامی
اور ہزار مغل اور پانچ چھ ہزار بچہ معصوم نے اس روز از دست ظالمان دکن خانۂ تن کو نقد روح سے خالی کیا اور حشرات
دکن نے اس ظلم پر بھی اکتفا نہ کرکے بعد قتل و تاراج کے اُنکی عورتون اور لڑکیون پر دست اندازی کی کسی عہد مین بعد
واقعہ جناب امام حسین علیہ السلام ایسی مصیبت سادات پر نہ پڑی تھی حیف اس بیحیا قوم پر کہ یہ محض افترا اور تہمت سے
پیغمبر کی اولاد امجاد کو اس وضع سے شہید کیا اور آپ کو اس سلطان کی بارگاہ نبوت کی امت سے جانتے ہین مصرع زہے تصور
باطل زہے خیال محال۔ اور مغلون کے گروہ سے قاسم بیگ صف شکن اور قراخان کرد اور احمد بیگ یکہ تاز جو اردوے غریب
سے ایک کوس کے فاصلہ پر فروکش ہوئے تھے دکنیون کے آشوب سے واقف ہوکر جبّہ پہنے اور اپنی عورتون کو پوشاک مردانہ
پہنا کر احمد آباد بیدر کیطرف متوجہ ہوئے اس صورت مین مشیر الملک دکنی اور نظام الملک غوری نے دو ہزار سوار سرداری داؤد دکھانی
اُنکے تعاقب کیواسطے تعین کرکے رعایا اور جاگیرداران سر راہ کو لکھا کہ یہ جماعت حرامخوار ہین اور باوصف اُسکے سلطان
کی دولتخواہی اور اخلاص کا دم مارتے ہین لازم کہ اُنکے قتل و غارت مین اقدام کرکے گھوڑے اور ساز و یراق اُنکے تاراج کرین
اور کسی مقام مین اُنھیں آرام و قرار نہ دین قاسم بیگ صف شکن اور بھی امرا مع تین سو مرد سر جھکائے ہوئے جاتے تھے اور جس
مقام مین دکنی اُنکے مقابلہ کو پہونچتے تھے پلٹ کر جنگ کرتے تھے اور اعدا کو ضرب تیر سے متفرق کرکے آگے بڑھتے تھے اور

رات کو صحرا مین وارد ہوئے تھے اور جب قصبۂ بیر کے اطراف مین پہونچے داؤد خان انکا سد راہ ہوا حسن خان جاگیردار بیر کو جو امرائے بزرگ دکنی سے تھا پیغام دیا کہ مناسب ہے تو بھی اسطرف مع لشکر ہمراہی ان سلطانی حرامخوروں کے دفع کیواسطے متوجہ ہو تو باتفاق باہمی ان حرامخوروں کے سرتن سے جدا کرکے درگاہ مین روانہ کرون چونکہ قاسم بیگ صف شکن حسن خان سے سابقہ آشنائی کا رکھتا تھا اور اُنہی بیجانگر کے معرکہ مین اُسکی کمک کرکے غنیم کے دست تعدی سے نجات بخشی تھی حسن خان نے اُسکا پاس و لحاظ رکھکر جواب دیا کہ اگر یہ جماعت حرامخور ہوتی کیون اپنے تئین سرحد گجرات مین کہ وہان سے تین دن کی مسافت سے زیادہ تھی پہونچاتی پھر داؤد خان حسن خان کی اعانت سے مایوس ہوا اور تمام لشکر پس ماندہ اُسکا شریک ہوا اور دو ہزار پانسو سوار نے صفوف حرب آراستہ کین اور قاسم بیگ صف شکن اور اُسکے جمیع یارون نے ہاتھ جان سے دھوکر دل جنگ پر رکھا اور اعدا کے مقابل آکر حرب مین مشغول ہوئے قضارا حملۂ اول مین دو تیر قضا سے بہرام کیطرح داؤد خان کے مقتل پر آئے ودیعت حیات قابض ارواح کے سپرد کی اور دکنی یہ حال مشاہدہ کرکے اُس جماعت کے قتل مین زیادہ کوشش کرنے لگے اور کام ابتر و تنگ کیا اس درمیان مین حسن خان اپنی جماعت سے نمودار ہوا غریبون نے گمان کیا کہ دوسری بلا کا سامنا ہوا ناگاہ حسن خان کے آدمیون نے پہونچکر خبر پہونچائی کہ بیدل نہو جنگ مین ثابت قدم رہو کہ اب ہم تمھاری کمک کو آپہونچے قاسم بیگ اور تمام غریب شکر خدا بجا لائے اپنی بقائے حیات کے امیدوار ہوئے اور حسن خان جب آکر اعدا کے مقابلہ اور مدافعہ مین مصروف ہوا دکنی داؤد خان کا جنازہ اٹھا کر قصبۂ جاکنہ کیطرف راہی ہوئے اور قاسم بیگ قصبہ کے باہر فروکش ہوا اور حسن خان کی معرفت عرضداشت درگاہ مین روانہ کی جبکہ مضمون عرضداشت کا معلوم ہوا فرمان بطلب قاسم بیگ صف شکن کے پہونچا غریبان بقیۃ السیف با جماعت درگاہ کیطرف متوجہ ہوئے سلطان علاء الدین انھین اپنے حضور طلب کرکے تفتیش حال مین مصروف ہوا اس معاملہ کے انکشاف کے بعد مصطفے خان سرآمد کار دکنی کو کہ جو غریبون کے عرائض مخفی رکھکر سلطان کے ملاحظہ مین نہین پہونچاتا تھا اُسکے قتل کا حکم صادر فرمایا اور اُسکی لاش کوچہ و بازار مین پھرائی اور قاسم بیگ صف شکن کو خلف حسن بحری ملک التجار کے منصب پر منصوب فرماکر سپہ سالار دولت آباد اور جنیر کیا اور قرا خان کرد اور احمد بیگ یکہ تاز کو بھی منصب ہزاری دیکر اور بھی نوازشات سے سرفراز فرمایا اور غریبان رنج رسیدہ و مصیبت دیدہ کو شاد و مسرور کرکے دوبارہ پرورش و پرداخت مین مہربانی زیادہ کی اور اُن مین سے بہت آدمیون کو صاحب دخل کیا اور مکانات مشیر الملک دکنی اور نظام الملک غوری کے ضبط کیے اور فرمایا تو انھین مع امرائے دکن جو باعث اس فساد کے تھے طوق و زنجیر انکی گردن مین ڈالکر پیادہ پا قصبۂ جاکنہ سے دار الخلافت مین لائے اور اُن لوگون کو کہ اول مرتبہ عرضداشت افترا اور تہمت کی بھیجی تھی بعقوبت تمام ہلاک کیا اور اُنکے پسماندگان کو نان پیروزہ کا محتاج کیا اور طبقات محمد شاہی کی روایت سے واضح ہوتا ہے کہ مشیر الملک دکنی اور نظام الملک غوری اسی برس حبس کی علت مین گرفتار ہوا لڑکے اور لڑکیان انکی بطور شاہدان بازاری گشت کرتے تھے القصہ آٹھ سو چھپن ہجری مین شیخ آذری نے جو سلطان کا معتقد تھا اور ایام شاہزادگی مین اُس سے الفت بہت رکھتا تھا خراسان سے عریضہ طولانی مشتمل بر اقسام سخنان مع تقریر ابلاغ رکھا اور سلطان اُسکے مطالعہ سے متاثر ہوا اور شراب سے توبہ نصوح فرمایا اور مجددا ایک جماعت دکنیون کو بہ تہمت غریب کشی کی علت مین مقید و محبوس تھے بسیاست تمام قتل کیا اور اپنے ہاتھ سے جواب عریضہ شیخ آذری کا لکھکر مع مبلغ خطیر خراسان کی طرف بھیجا اور بعد اسکے شایان عظیم الشان کے موافق سلطان احمد شاہ بہمنی نے ہر روز خود

مہمات سلطنت مین ہوشیار ہو کر دکنیون کو خدمات بزرگ و دلتخانہ سے معزول کیا اور سنہ آٹھ سو ستاون ہجری مین اسکے
پاؤن کی پنڈلی مجروح ہوئی ہر چند معالجہ مین کوشش کی اثر پذیر نہوا اس سبب سے مکان سے کمتر برآمد ہوتا تھا اور اکثر
اوقات خبر اسکے فوت کی منتشر ہوتی تھی یہان تک کہ جلال خان داماد سلطان احمد شاہ بہمنی کہ اولاد سید جلال
بخاری سے تھا اور تلنگ مین بکثر تلکنڈہ کی جاگیر رکھتا تھا اسکے فوت کا یقین کر کے بہت علاقہ اس نواح کا اپنے تصرف مین لایا اور
اپنے بیٹے سکندر خان کو کہ نواسہ سلطان احمد شاہ بہمنی کا تھا تقویت کر کے اس ولایت پر مسلط کیا اور اس سبب سے کہ خان اعظم
اسی عہد مین فوت ہوا تھا تلنگ مین کوئی صاحب وجود نہ تھا اکثر امرائے تلنگ سکندر خان سے متفق ہو کر چاہتے تھے
کہ اسکو اس مملکت کا شاہ بناوین سلطان علاء الدین باوجود علالت احضار لشکر کا حکم دیکر لشکر کشی کا عازم ہوا
اور جلال خان نے سلطان کی حیات اور اسکی آمدگی سے آگاہی پاکر اپنے مدبرون سے شورہ کیا آخر کو یہ قرار پایا کہ جلال خان
تلنگ مین رہے اور سکندر خان ماہور کیطرف جاوے سلطان جس طرف توجہ کرے دوسری طرف خلل عظیم پہونچا کر ایک دوسرے
کی کمک پر مستعد ہووین الغرض سکندر خان نے ماہور کیطرف کہ مابین تلنگ اور برار واقع ہے جا کر جمعیت کی اور ہر چند
سلطان قول نامہ بھیجتا تھا موثر نہین ہوتا تھا اس واسطے کہ سکندر خان شہزادہ محمد خان کی بغاوت مین خلل عظیم کر چکا
تھا اور یہ مخالفت بھی فرمایا علت ہوئی سلطان سے کسی وجہ مطمئن نہوتا تھا یہانتک کہ سلطان محمود شاہ خلجی مالوی کو پیغام دیا
کہ سلطان علاء الدین شاہ بیمار ہوا اور چند مدت ہوئی کہ اس عالم فانی سے عالم باقی کیطرف خرامان ہوا اور اعیان درگاہ
اسکی موت کو اپنے مقصد کیواسطے پوشیدہ رکھکر چاہتے ہین کہ وارثان مملکت کو تاج اور تخت سے باز رکھین اگر وہ خداوند
عنان عزیمت اسطرف معطوف کرین مملکت برار و تلنگ کی بے نزاع و جنگ حوزۂ دیوان مین آوے گی سلطان محمود شاہ
خلجی مالوی یقین کر کے بمشورہ والی آسیر و برہان پور سفر دکن کا عازم ہوا اور سنہ آٹھ سو ساٹھ ہجری مین باستعداد
و شوکت تمام روانہ ہوا اور سکندر خان مع ایک ہزار سوار چند منزل استقبال کر کے اس سے جا ملا اور سلطان علاء الدین
نے فسخ عزیمت یورش تلنگ کر کے خواجہ محمد گیلانی المشہور بگاوان کو منصب ہزاری دیگر مع بعضے امرا جلال خان کے
سر پر تعین فرمایا اور لشکر برار کو حاکم برہان پور پر کہ سلطان محمود شاہ خلجی مالوی سے متفق ہوا تھا مقرر کیا اور قاسم بیگ
صف شکن سر لشکر دولت آباد کو برسم پیشوائی روانہ کر کے خود پانچ کوس کے فاصلہ پر مع لشکر بیجاپور اور خاصہ خیل الٰہی مین
بیٹھکر بعزم رزم سلطان محمود شاہ خلجی کے کہ صحرائے ماہور مین نزول کیا تھا متوجہ ہوا اور سلطان محمود شاہ نے سمجھا
کہ شاہ دکن زندہ ہے اور لشکر جرار لیکر جنگ پر متوجہ ہے آدھی رات کو کوچ کر کے اپنی مملکت کیطرف پلٹ گیا اور ایک
امرائے عالیشان کو مدد کے بہانہ سکندر خان کے ہمراہ کر کے تاکید کی کہ اگر یہ پھر دکنیون سے ملحق ہو کر صلح کرے تو
تم تمام گھوڑے اور ہاتھی اور جمیع اثاثہ شوکت اسکا لیکر مندو مین حاضر ہو سکندر خان اس بات کو سمجھکر مالویون
کے داہنی طرف سے جدا ہو کر مع دو ہزار آدمی کہ اکثر افغان اور راجپوت تھے تلکنڈہ کیطرف روانہ ہوا اسوقت
خواجہ محمود گاوان نے قلعہ تلکنڈہ کو محاصرہ کیا تھا جس حیلہ سے کہ ممکن تھا اسکو قلعہ بند مین پہونچایا اور خواجہ نے اس امر کو خدا سے
استدعا کر کے زیادہ تر کام محصنون پر تنگ کیا چنانچہ انہین دنون مین باپ بیٹے نے بہ نیت خواجہ سلطان امان نامہ حاصل کر کے قلعہ کو سپرد
کیا اور خواجہ کے وسیلہ سے شاہ کی خدمت مین حاضر ہو کر تلکنڈہ کی جاگیر پر سرفراز ہوا اور سلطان نے ماہور کی حکومت
بدستور قدیم فخر الملک ترک کو عطا کی اور فرخ الملک تھانہ دار رانجور پر بھی نوازش فرما کر دار السلطنت کیطرف

متوجہ ہوا اور سنہ ۸۶۲ آٹھ سو باسٹھ ہجری مین سلطان علاء الدین شاہ بہمنی اُسی درد ساق پا کے سبب پانوکن سے در آیا علم فنا بلند کیا تئیس ۲۳ برس اور نو مہینے اور بیس دن حکومت کرکے دنیا سے رحلت کی کہتے ہین سلطان علاء الدین شاہ بہمنی بہت فصیح و بلیغ تھا اور فارسی خوب جانتا تھا اور فی الجملہ تحصیل علوم بھی کی تھی اور کبھی کبھی روز جمعہ اور عیدین کو مسجد جامع مین جاکر منبر کے اوپر خطبہ پڑھتا تھا اور اپنے تئین ساتھ اس القاب کے تعریف کرتا تھا السلطان العادل الکریم الحلیم الرؤف علی عباد اللہ الغنی علاء الدنیا والدین بن علاء الدین بن اعظم السلاطین احمد شاہ ولی بہمنی القصہ ایک دن ایک سوداگر عرب نے گھوڑے لائی اُسکے اہلیون کے ہاتھ فروخت کیے تھے اور وہ ادائے زر مین تعلل اور تامل کرتے تھے اور تاجر سادات وغیرہ کے قتل ہونے سے بھی آزردہ تھے منبر کے قریب حاضر ہوئے جب سلطان یہ کلمات زبان پر لایا بفاصلہ ایک عرب ایستادہ ہوا اور بولا لا واللہ لا عادل ولا کریم ولا حلیم ولا رؤف ایہا الظالم الکذاب تقتل الذریۃ الطاہرۃ وتتکلم بہذہ الکلمات علی منابر المسلمین بادشاہ متاثر ہوکر زار زار رویا اور گھوڑون کا زر اُسی وقت بیباق کرکے فرمایا آتش غضب الٰہی سے وہ لوگ نجات نپاوین جنھون نے مجھے مثل یزید دنیا و آخرت مین بدنام کیا اور مکان مین جاکر پھر برآمد نہوا یہانتک کہ جنازہ اُسکا نکالا گیا اور سلطان علاء الدین شاہ بہمنی کے عہد مین شاہ خلیل اللہ بن شاہ نعمت اللہ ولی اور میر نور اللہ بن شاہ خلیل اللہ برحمت ایزدی واصل ہوئے اور شاہ خلیل اللہ سے دو صاحبزادے رہے ایک شاہ حبیب اللہ داماد سلطان احمد شاہ اور دوسرے شاہ محب اللہ داماد سلطان علاء الدین شاہ اور شاہ حبیب اللہ باوصف اسکے کہ بڑے بھائی تھے لیکن سپاہ گری کیطرف غایہ رکھتے تھے سجادہ نشینی اپنے چھوٹے بھائی شاہ محب اللہ سے رجوع کرکے خود امارت مین اشتغال رکھتے تھے مورخان واقعہ نگار یون بیان کرتے ہین کہ جب سلطان علاء الدین شاہ بہمنی کی نزع روان کا وقت قریب پہونچا امرا اور وزرا کے خلاف توقع ہمایون شاہ ظالم کو کہ خلائق اُسکے اوضاع سے متنفر تھی ولیعہد کیا اور قبل اسکے کہ داعی اجل کو لبیک کہے نظام الملک دولت آبادی کہ انھین دونون مین وکیل سلطنت ہوا تھا اور صفت عقل اور کارروائی مین موصوف تھا بھاگ کر اپنے فرزند کے پاس کہ بعد فوت قاسم بیگ صف شکن کے خطاب ملک التجاری پایا تھا اور صوبہ دار دولت آباد اور جنیر ہوا تھا چلا گیا اور جو کہ ابتک خبر فوت سلطان علاء الدین شاہ نہ پہونچی تھی باپ اور بیٹا دونون اتفاق کرکے گجرات کیطرف روانہ ہوئے اور سلطان ہمایون شاہ کے ظلم کے دغدغے سے نجات پائی

ذکر ہمایون شاہ بہمنی المشہور ظالم ولد سلطان علاء الدین شاہ بہمنی کی سلطنت کا

جسوقت سلطان علاء الدین شاہ بہمنی نے تختہ کو تخت پر اختیار کیا بڑا بیٹا اُسکا ہمایون شاہ بہمنی المشہور ظالم اپنے مکان مین تھا سیف خان اور ملو خان نے کہ امراے معتبر سے تھے وفات اُسکی مخفی رکھی اور بے توقف اُسکے چھوٹے بھائی حسن خان کو تخت پر بٹھایا اور شاہ حبیب اللہ بن شاہ خلیل اللہ اور بعضے امراے دیگر اُسکے جلوس کو مغتنمات سے تصور کرکے جاکر شکر یزدان بجا لائے بعضون نے اُسکے واسطے دست دعا بلند کرکے سجدے بجالائے اور خلائق بقصد تاراج خانہ ہمایون شاہ اور اُسکے قتل پر روانہ ہوئی اللہ اللہ و غوغا عجیب برپا کیا اور ہمایون شاہ مع اسّی سوار جبہ پوش کہ سکندر خان اور اُسکے بھائی از انجملہ تھے برآمد ہوکر جنگ پر آمادہ ہوا اور لوٹیرے شکست کھاکر حسن خان کے پاس پناہ لیگئے ہمایون شاہ اُنکے تعاقب مین روانہ ہوا اور دربار شاہی کیطرف متوجہ ہوا اور راہ مین اہل حشم سے جسنے ہمایون کو دیکھا اُسکی خدمت مین حاضر ہوا اس سبب ہمایون شاہ باجم غفیر و خلقت کثیر دیوانخانہ مین آیا اور چھوٹے بھائی کو کہ عشرہ اُسپر مستولی ہوا تھا تخت سے اُتار کر

نظر بند کیا اور سیف خان کو جو فتنہ و فساد کا بانی تھا ہاتھی کے پانوئں مین باندھکر شہر و بازارون مین تشہیر کرکے قتل کیا اور شاہ
حبیب اللہ اور بھی اعیان مقید اور محبوس ہوئے اور ملو خان جنگ کنان شہر سے باہر نکل گیا ۔ رجاکرنا ملک مین
دم لیا اور ہمایون شاہ بھی تخت پر متمکن ہو کر باستقلال تمام مہمات ملکی اور مالی مین مشغول ہوا اور اپنے والد کے حکم
کی وصیت کے موافق خواجہ محمود کاوان کو کہ حاجی محمد قندھاری کی روایت سے وہ بھی خاندان سلاطین سے
تھا خطاب ملک التجاری عنایت کرکے وکیل شاہی اور طرفدار بیجاپور کیا اور ملا شاہ نامے کو کہ بزرگ زادگان مغل
سے تھا اور بعضے اولاد سلاطین چنگیزیہ سے اُسے منسوب کرتے ہین خطاب خواجہ جہان کا دیکر طرفدار تلنگ کیا اور بھتیجے عماد الملک
غوری کو کہ جوان قابل اور مردانہ تھا بخطاب نظام الملک اور منصب ہزاری دیکر صاحب جاہ کیا اور تلنگ
جاگیر سے بھی خصوصیت بخشی اور سکندر خان ابن جلال خان کہ جو ایام شاہزادگی مین اُسکا مصاحب تھا اور تلنگ
کی سپہ سالاری کا منتظر تھا اس امر سے نہایت دلگیر ہو کر شاہ کی بلا رخصت اپنے باپ کے پاس تلکنڈہ مین گیا اور جلال
نے بیٹے کے سبب لاچار ہو کر علم مخالفت بلند کیا اور لشکر کی فراہمی مین مشغول ہوا اور سلطان نے یہ حال سُنکر خان جہان کو
براکو مبارک باد کیواسطے داماد کی خدمت مین آیا تھا اُنکے دفع کیواسطے مقرر کیا اور سکندر خان فوج جرار اور پہلوان نامدار لیکر
اُنسے مقابل ہوا باہم لڑائی ہوئی سکندر خان فتحیاب ہوا اور ہمایون شاہ نے اُن فسادیون کا دفع کرنا اپنی توجہ پر منحصر جانکر سنہ جلوس مین
اُسطرف لشکر کھینچا اور بعد قطع منازل و مراحل تلکنڈہ مین نزول فرماکر منتظر تھا کہ جلال خان اور سکندر خان اطاعت قبول
ہو کر ملازمت مین حاضر ہون کہ ناگاہ سکندر خان لشکر سلطان پر شبخون لاکر مزاحم ہوا اور سلطان علی الصباح
بہ افواج آراستہ قلعہ کی تسخیر مین متوجہ ہوا اور سکندر خان کہ اپنی سپاہ پر اعتماد تمام رکھتا تھا میمنہ اور میسرہ درست
کرکے مع ساتھ یا آٹھ ہزار سوار افغان اور راجپوت و دکنی شاہ کے مقابل آیا اور ہمایون شاہ نے اُسے پیغام
دیا کہ ولی نعمت سے لڑنا مبارک نہین ہے تجھ ایسے بہادر کا کہ فن سپہ گری کا سر رشتہ رزم مین اولوالعزم بلکہ یکتا ہے ضائع
ہونا بھی حیف ہے تیرا گناہ بخشتا ہون ولایت دولت آباد جسپر تیری آنکھ ہے تمنا ہو تیری جاگیر مقرر کرون سکندر خان
نے جواب دیا کہ تو اگر احمد شاہ کا پوتا ہے مین بھی نواسہ اور سلطنت مین تیرا شریک ہون حکومت تلنگ مجھے تفویض فرمایا
جنگ پر آمادہ ہو ہمایون شاہ یہ سنکر غضب مین آیا اور نقارہ جنگ پر چوب ماری اور سکندر خان بھی علم
جسارت بلند کرکے بے ادبانہ گھوڑے کو کاوہ دیکر سر میدان آیا اور جو کہ پرانا سپاہی اور آداب دان
تھا ہمایون شاہ کے حملون کو ہر مرتبہ نئے انداز سے رد کرکے صدائے تحسین و آفرین زمین و زمان سے
سُنتا تھا اور قریب تھا کہ اُس روز بقائی جنگ ایک دوسرے سے جدا ہو کر نبرد گاہ سے اپنے اپنے خیمہ مین آرام کرین اور
دم لیکر پھر جنگ کا سر انجام کرین اور باقی داستان کو بفردا تمام لین کہ ناگاہ ملک التجار کاوان مع لشکر بیجاپور
اور خواجہ جہان ترک با لشکر تلنگ میمنہ اور میسرہ سے حملہ مردانہ لائے اور بہت سے جوانان اور پہلوانان سکندر خان
کے تیغ آبدار کے گھاٹ اُتارے اور ہمایون شاہ نے فرصت پاکر پانسو جوان تیر انداز اور پانسو بہادر نیزہ گذار
قلب لشکر سے جدا کرکے مع ایک فیل مست سکندر خان کی فوج خاص پر روانہ کیے بہادران تیر انداز وغیرہ اپنے کام پر
مشغول ہوئے اور رستخیز کے آثار ظاہر کیے پیک اجل فرمان کل نفس ذائقۃ الموت کا لیکر نبرد گاہ مین آیا ملک الموت کی گرم
بازاری مین نقد جان کی خریداری ہوئی القصہ کلام کا انجام یہ ہوا کہ طرفین سے بیچ کشی اور نہایت لشکر کشی ہوئی اور

سکندر خان

سکندر خان نے مثل شیر شرزہ اعلام مدافعہ بلند کر کے آن واحد میں مبارزان سلطانی کو منہزم کیا لیکن چونکہ سلطان کا خدا حامی اور کفیل تھا ایک فیل شاہی معرکہ میں گشت کر کے بہت غنیم کے بہادران نامی کو ہلاک کرتا تھا سکندر خان نے نیزہ ہاتھ میں لیکر چاہا کہ بنفسہ اُسکا بھی شر دفع کرے فیل مست نے فیلبانون کی تحریک وسعی سے سکندر خان کو خرطوم میں لپیٹ کر خانہ زین سے اُٹھا کر زمین پر پٹک دیا اُسکے قالب بیجان اور پیکر خاکی کو فرش زمین پر غرقہ بحار و خون کر دیا پھر اورون کی سمت متوجہ ہوا اور سکندر خان کے سپاہی کہ گھوڑے اُسکی لاش کی تلاش میں دوڑاتے تھے نادانستہ گھوڑے اُسکے جسد پاش پاش پر دوڑاتے تھے کہ صندوق سینہ اُسکا مرکبون کے سم سے شکستہ اور ریزہ ریزہ ہوا کفران نعمت نے اپنا کام کیا اور ہمایون شاہ نے ایک جماعت منہزمون کی تعاقب میں روانہ فرمائی اُنمین کے بھی بہت قتل اور دستگیر ہوئے

نظم

جوانان ز کینہ کشیدند تیغ * بہ قتل گریزندگان بیدریغ * چو خان سکندر در آمد ز زین * وشد آلودہ خون تن نازنین * جہان کوفتہ پشت و پہلو و دوش * کہ مغزش برون آمد از راہ گوش * ہمین بود دنیا و گردون سپہر * گہے کینہ در باز دو گاہ مہر *

دوسرے دن ملک التجار کاوان اور خواجہ جہان ترک سلطان کے حکم کے موافق قلعہ نلگنڈہ محاصرہ کیواسطے مشغول ہوئے اور قہر و غضب سے اُسکی تسخیر میں مصروف ہوئے اور جلال خان نے جس کا فرزند سکندر خان اس معرکہ میں قتل ہوا تھا امان سے بہتر کوئی فریادرس اپنا نہ پایا زنہار خواہی میں در آیا اور درو بزرگوار کے ذریعہ سے امان پائی اور مال وافر اور نفائس متکاثر جو چالیس یا پچاس برس کی عمر تمین فراہم کیا تھا شاہ کی پابوسی میں پہونچایا اور اگرچہ مفلس ہوا لیکن حیات چند روزہ کو مغتنم سمجھا اور ہمایون شاہ جب اس معاملہ سے فارغ ہوا قلعہ دیورکنڈہ کی تسخیر کی ہوس دامنگیر ہوئی اور وہ قلعہ زمیندار تلنگی کے تصرف میں تھا اور وہان کے اہالی اور رئیس سکندر خان سے موافقت رکھتے تھے اور سلطان خود ورنگل کیطرف سوار ہوا اور خواجہ جہان ترک اور نظام الملک غوری کو قلعہ دیورکنڈہ کی جانب تعین کیا تلنگیون نے چند مرتبہ جنگ میں قیام کیا اور ہر دفعہ شکست پائی اور خواجہ جہان ترک مظفر و منصور ہوا اور جب اُنھین تاب مقاومت نرہی قلعہ میں متحصن ہوئے اور خواجہ جہان ترک اُن پہاڑون پر خیمہ و خرگاہ برپا کر کے لوازم محاصرہ میں مشغول ہوا اور محصورین کی تضییق میں کوشش کی

نظم

بہ نزدیک آن قلعہ باشکوہ * سراپردہ بر زد ببالای کوہ * شب و روز میشد پے کارزار * ز بیرون آن قلعہ استوار *

اور اُسکے بعد مردم تلنگ بہ تنگ آئے راے اوڈیسہ اور دوسرے راؤن کے پاس جو بعدت و شوکت ممتاز تھے ایلچی بھیجکر زر خطیر قبول کر کے کمک طلب کی اور اُنھون نے لشکر بیشمار مع چند حلقہ فیل جنگی اُنکی مدد کیواسطے بھیجے اور اپنے آنیکی نوید سے بھی مسرور کیا اور تلنگی اس امر سے قوی پشت ہو کر جنگ کے عازم ہوئے اور خواجہ جہان ترک اور نظام الملک غوری نے خیمہ لشکر مشورہ کیا نظام الملک نے یہ تجویز کی کہ افواج کی کمک پہونچنے تک قلعہ کے اطراف سے برخاست ہونا چاہئیے اور درہ تنگ سے میدان وسیع کیطرف جا کر وہان بنیاد جنگ ڈالنا چاہیئے لیکن یہ راے خواجہ جہان ترک کے طبیعت کے موافق نہ آئی بولا کہ اگر ہم یہان سے کوچ کرینگے کفار ہمارے ضعف اور زبونی کا گمان کر کے تعاقب کرینگے بہتر یہ ہیکہ اسی مقام میں آتش حرب کو شعلہ زن کرین نظام الملک غوری نے لاعلاج ہو کر سکوت اختیار کیا دوسرے دن جب خورشید جہانتاب اُفق مشرق سے برآمد ہوا ایک طرف سے لشکر راے اوڈیسہ اور یا اور دوسری طرف سے لشکر تلنگ و قلعہ سامان جنگ بڑے کر و فر سے درست کر کے خواجہ جہان ترک پر حملہ آور ہوئے اور اُس جاے تنگ میں کہ مجال گھوڑے سے جولان کرنیکی نہ تھی ہزیمت لشکر اسلام پر پڑی

مرد اہل نبرد بہت کام آئے خواجہ جہان ترک اور نظام الملک غوری بحال پریشانی اسیت سے لوٹ کر اپنے کو نیجان باہر لے گئے اور تعاقب کفار سے کسی جگہ مجال توقف اور قیام نہ پاکر اسی کوس بھاگے اور ورنگل میں جا کر سلطان ہمایون شاہ کی خدمت مین حاضر ہوئے اور شاہ نے اس قضیہ نامرضیہ کی پرسش کی چنانچہ خواجہ جہان ترک جان کے خوف سے دروغ کو اپنے او مصلحت جانکر عرض پیرا ہوا کہ یہ حادثہ نظام الملک غوری کی ذات سے ظہور مین آیا ہمایون شاہ کہ کج خلق اور خشن پسند رکھتا تھا طیش مین آیا اور اسی وقت بلا ثبوت حقیقت حال و اثبات جرم اس غیر مشتبہ شجاعت کے قتل کا اشارہ کیا اور اقارب اور عشائر اسکے اس ظلم صریح کے باعث ناراض ہوکر محمود شاہ خلجی مالوہی کی پاس حاضر ہوگئے اور سلطان ہمایون شاہ نے خواجہ جہان ترک کو مخاطب اور معاتب کر کے قلعہ مین محبوس کیا اور بعضون کا یہ قول ہے کہ نظام الملک خود با دل ناشاد بھاگ کر محمود شاہ خلجی سے ملحق ہوا سلطان ہمایون شاہ در پے انتقام ہوکر چاہتا تھا کہ دوبارہ لشکر دیورکنڈہ پر بھیجے کہ ناگاہ احمد آباد بیدر سے مخبرون نے آنکر خبر پہونچائی کہ یوسف ترک کچل شہزادہ حسن خان اور شاہ حبیب اللہ کو زندان ستم سے برآوردہ کر کے قصبہ بیر کیطرف لیگیا ہمایون شاہ نے باگ صبر کی دست استقلال سے دیکر ملک التجار کا وان کو ملنگ کے انتظام کیواسطے چھوڑا اور خود بہ نفس نفیس ماہ جمادی الاول ۸۶۴ آٹھ سو چونسٹھ ہجری مین بعجیل تمام دار الخلافت کیطرف روانہ ہوا اور آتش ظلم کی افروختہ کر کے جو چاہا عمل مین لایا تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ شاہ حبیب اللہ شاہزادہ حسن خان کی دوستی کے سبب ہمایون شاہ کے زندان مین محبوس تھا اور جب اُسنے تلنگانہ کی طرف فوج کشی کر کے سکندر خان کو قتل کیا اور اس حدود کے قلعجات کے لینے مین مشغول ہوا سات شخص حبیب اللہ کے مریدون مین سے تھے وہ بھی باتفاق کر کے اپنے مرشدزادہ کی رہائی کی فکر مین برآمد ہوئے اور یوسف ترک کچل نے جو سلطان علاء الدین شاہ بہمنی کا غلام تھا اور امانت و دیانت اور صلاح و تقوی مین شہرت رکھتا تھا شاہ اُس سے لیجا کر پردہ چہرۂ مقصود سے اُٹھا یا طلب امداد کی اور یوسف ترک کچل بھی جو اُس خاندان عالی شان کے مریدان محبت سے تھا اُنسے یکدل اور یک زبان ہوا اور بعضے کو توال اور قیدخانہ کو اپنا ممد و معاون کر کے جملہ بارہ سوار جرار اور پچاس پیادہ فدائی دستیاب کیے اور باوصف اسکے کہ تین ہزار پیادہ دار الخلافت کی حفاظت کیواسطے مقرر تھے یوسف ترک کچل نے قدم بادیہ توکل مین رکھا اور شام کے قریب کہ آفتاب غروب ہونے پہ تھا مع یاران فدائی محل بادشاہی کے نزدیک کہ محبس تھا آیا اور چونکہ اکثر محافظ اپنے حوائج ضروری کیواسطے گئے تھے اور قلیل دربان کہ وہان حاضر تھے بہ ممانعت پیش آئے یوسف ترک کچل نے کہا مجھے حکم شاہی پہونچا ہے کہ قید خانہ مین جا کر فلان فلان مجرم کی آنکھیں نکالو اور اس بارہ مین ایک فرمان جعلی بمہر و طغرائے سرخ جیسا کہ رسم شاہان بہمنیہ تھی ترتیب دیکر ہمراہ رکھتا تھا فی الفور بغل سے برآوردہ کر کے انھین دکھایا انھون نے سکوت اختیار کیا اور یوسف ترک کچل زندان کے دروازۂ اول مین در آیا جب دوسرے دروازہ پر پہونچا دربان مدافعہ کیواسطے پیش آئے اور اُسنے فرمان جعلی دکھایا انھون نے قبول نہ کیا اور یہ جواب دیا کہ ہمکو پروانہ کوتوال شہر کا چاہیے ہے یوسف ترک کچل لاچار ہوا اور اُس جماعت کے سردار کا سر تیغ بیدریغ سے جدا کر کے قلعہ مین در آیا اور شور مردم درونی سے برپا ہوا اور یوسف پہلے جہان اسکے احباب قید تھے اور پہلے شاہ حبیب اللہ کی زنجیر کاٹی اور حال کے دیکھتے ہی شاہزادہ حسن خان اور یحیی خان بن سلطان علاء الدین اور جلال خان بخاری نے تضرع و زاری بولے کہ ہمنے قید کی ایذا بہت اُٹھائی ہے برلے خدا ہماری بھی زنجیر توڑ کر اپنے ہمراہ لیچل یوسف ترک کچل نے یہ امر قبول کیا اور انکی بھی زنجیر کاٹی اور تمام قید خانون مین جو دار الامارہ کے قریب تھے جا کر یہ بات کہی کہ جس شخص کو ہماری رفاقت مدنظر ہو زنجیر توڑ کر

باہر آوے اور تختگاہ کے دروازہ پر آپ کو پہونچاوے یہ کہکر یوسف ترک چلی ہنگام شب شہزادہ حسن خان اور تمام اعیان محبس کو ہمراہ لیکر تخت گاہ دروازے کے قریب پہر بھر ایستادہ رہا اور قیدی کہ اعداد اُنکے سادات اور فضلا اور فقرا اور اوسط الناس سے سات ہزار کو پہونچے تھے اُسے فوز عظیم جانکر محافظون کی گردن مین ہاتھ دیکر باہر کرتے تھے اور نہایت ذوق وشوق سے زنجیر کو کاٹا اور طوق توڑکر فوج فوج یوسف ترک کے پاس فراہم ہوے خلاصہ یہ کہ بعضے چوب دستی ہاتھ مین لیکر اور بعضے پتھر دامن مین بھرکر مستعد جنگ ہوے اس درمیان مین کوتوال شہر اس معاملہ سے واقف ہوکر محل شاہی کیطرف متوجہ ہوا زندانیون نے فدویانہ سلوک کرکے اُسے ضرب سنگ وچوب سے منہزم کیا اور ہر ایک گوشہ کیطرف راہی ہوئے لیکن جلال خان بخاری اسّی برس کی عمر رکھتا تھا اور شہزادہ یحیی خان بن سلطان علاءالدین شاہ دونون اُسی شب کوتوال شہر کے ہاتھ گرفتار ہوکر بذلت وخواری قتل ہوئے اور شہزادہ حسن خان اور شاہ حبیب اللہ ایک حجام کے مکان مین جو شاہ حبیب اللہ کا خدمتگار تھا در آئے اور قلندرانہ بھیس کیا اور شاہ حبیب اللہ چاہتا تھا کہ گوشہ مین پاؤن دامن قناعت مین کھینچون شہزادہ حسن خان نے کہا کہ مردم شہر وسپاہ دست ظلم وتعدی ہمایون شاہ سے عاجز اور میرے خواہان ہین اور جو میرے بازو دولت نے جناح اقبال کھولے یقین ہر کہ اُسے مثل مرغ بال گسستہ اور وحش پا شکستہ بے رنج وتعب اپنے قبضہ مین لاؤنگا اور امیرزادہ جو ہشیہ کلاہ نمد سر پر رکھتا تھا اُسنے فسخ عزیمت کی اور شہزادہ حسن خان کے ساتھ عہد وپیمان کرکے دونون متفق ہوکر قلندرون کی جماعت کے ہمراہ شہر سے باہر گئے اور لشکر فوج فوج انکی طرف متوجہ ہوا اور یوسف ترک چلی بھی شہزادہ حسن خان سے ملحق ہوا اُسکے بعد چھ سات روز باغ کتھانہ مین کہ احمد آباد بیدر سے تین کوس ہر مقیم ہوا پھر تین ہزار سوار اور پانچ ہزار پیادہ مستعد وکمل لیکر قلعہ ارک بیدر کو محاصرہ کیا اور جب دیکھا کہ یہ قلعہ آسانی سے سر نہوگا اور محصورین برج وبارہ کو محکم کرکے مدافعت اور ممانعت مین ہمہ تن مصروف ہین اسلیے اُسکی فتح سے مایوس ہوکر قصبہ بیر کی طرف روانہ ہوئے اور اُس ولایت کو تصرف مین لائے اس صورت مین یوسف ترک چلی منصب امیرالامرائی اور شاہ حبیب اللہ منصب وزارت اور جملۃ الملکی پاکر لشکر فراہم لانے مین مشغول ہوئے لیکن ہمایون شاہ بہمنی کہ بدخلقی اور تند مزاجی اور قہاری ملکت دکن مین ضرب المثل خاص وعام تھا مملکت تلنگ مین یہ خبر سنکر احمد آباد بیدر کی طرف بطور ایلغار روانہ ہوا پہلے تین ہزار پیادہ کو جو شہر کی محافظت مین مقرر تھے بانواع سیاست قتل کیا اور کوتوال کو قفس آہنی مین بند کرکے ہر روز ایک عضو اُسکا کاٹتا تھا اور اُسی کو کھلاتا تھا اور شہر مین پھراتا تھا یہانتک کہ اُسی قفس مین فوت ہوا اور اُسکے بعد آٹھ ہزار سوار اور پیادہ بیشمار بھائی کے دفع کے واسطے تعین کیے چنانچہ صحراے بیر مین خانقاہ کے نزدیک جنگ واقع ہوئی چنانچہ تائید ایزدی اور شاہ حبیب اللہ او جملۃ الملک کی سعی سے شہزادہ حسن خان فتحیاب ہوا ہمایون شاہ کا غضب جبلی جوش مین آیا جمیع امرا اور سلحداران کو جو تلنگ کے یورش مین ہمراہ تھے با خزانہ وفیلان جنگی قصبہ بیر کی طرف روانہ کیا اور اُنکے زن وفرزند کو موکلون کی حوالات مین کیا کہ مبادا بادشاہ روگردان ہوکر شہزادہ حسن خان کے شریک ہون اور اس مرتبہ شہزادہ حسن خان جنگ صعب کے بعد معرکہ سے عنان تاب ہوا اور اثاثہ شاہی اپنا چھوڑکر بیجانگر کی طرف روانہ ہوا شہزادہ اُس خسرو سنگدل اظلم کے دشنہ ظلم کے خوف سے فرہاد نمط بے نیل مرام جان شیرین تلخکامی سے بچاکر با دل خستہ وفغان برشتہ سات سو یا آٹھ سو سوار ہمراہ لیکر

اطراف بیجاپور مین پہونچا سراج خان جنیدی نے جو تھانہ دار وہان کا تھا اور آخر مین بادشاہ کا نوکر ہو کر خواجہ معظم خان خطاب پایا تھا بمقام کمرودغا مین ہو کر پیغام دیا کہ یہ مملکت مجھسے علاقہ رکھتی ہو جو طرفدار اس طرف کا خواجہ جہان کا وان تلنگ مین ہو اور یہ مملکت خالی ہو اگر اس دیار مین آپ نزول فرماوین بندہ متعہد ہوتا ہو کہ سپاہ اور رعایا بیجاپور اور رایچور اور مدکل کے سر خط فرمان پر رکھکر مطیع اور منقاد ہوگی شہزادہ حسن خان نے یہ تجویز شاہ حبیب اللہ اور یوسف ترک کجل اور سات نفر مخلص کے بامر مقبول کرکے قلعہ بیجاپور مین کہ دیوار گلی رکھتا تھا وارد ہوا سراج خان جنیدی نے لوازم ضیافت اور اظہار اخلاص مین تقصیر نکرکے انھین غافل کیا اور سر شام مع حشم سلام چراغ کے بہانہ قلعہ مین درآیا اور اُس قصر کو کہ یہ حضرات جسمین تھے محاصرہ کیا اور دوسرے دن جب ارادہ کیا کہ انھین گرفتار کرکے ہمایون شاہ کے پاس بھیجون اتنے مین شاہ حبیب اللہ اسباب حرب و جنگ درست کرکے مرنے پر لیس ہوا کمان چڑھاکر ترکش اور نیزہ سنبھالکر اعدا کے مقابل ہو کر اسقدر لڑا کہ شہد شہادت چکھکر روضہ رضوان کو سدھارا اُسکے بعد سراج خان جنیدی شہزادہ حسن خان اور یوسف ترک کجل اور بھی اُنکے مخلصان اور منسوبان کو یہانتک کہ فراش اور سقہ اور خاکروب کو بھی مقید کرکے دار السلطنت احمدآباد بیدر مین روانہ کیا اور ہمایون ظالم بازار سیاست گرم کرکے بحر غضب کو جوش مین لایا اور احمدآباد بیدر کے بازار مین صدہا دار اور حلقے نصب کروائے اور جابجا فیلان مست اور سباع درندہ ہر قسم سے ایستادہ کیے اور چند مقامون مین دیگین اور قرابے آب گرم اور روغن سے جوش کرکے مہیا کین اور خود دیوانخانے کے قصر پر بیٹھا اول شاہزادہ حسن خان کو شیر گرسنہ کے روبرو ڈالا اُسنے آن واحد مین پھاڑکر اُسکے وجود سے ایک نشان نہ چھوڑا اُسکے بعد یوسف ترک کجل اور اُسکے سات یار موافق کے سرتن نازنین سے جدا کروائے اور اُنکی مستوراتون اور فرزندان بیگناہ کو بدترین صورت سے مکانون سے باہر کھینچکر اُس بارگاہ مین کہ انبوہ کثیر اور جم غفیر مین باقسام فضائح اور شنائع کہ تفصیح اُسکی حسن ادب سے دور ہو تعذیب کی اور شکنجون اور عذابون مین کہ اُسکے مخترعات سے تھے درلایا اور مرد اور عورت اور صغیر و کبیر کو قتل کیا اور وہ کام جو ضحاک بیدین بدکیش اور حجاج ظالم خطا اندیش سے سرزد نہوئے تھے اُس سے وقوع مین آئے اور بعد شاہزادہ کے متعلقون اور منسوبون وغیرہم کو کہ سات سو نفر ہوتے تھے اور اُس معاملہ سے ہرگز خبر نرکھتے تھے یہانتک کہ باورچی اور طبقچی اور دیگ شو کو شاہ بازار مین بھیجا تو بعضون کو دار پر اور بعضون کو شیر گرسنہ اور فیل مست کے روبرو ڈالا اور باقیون سے چندے کو دیگون مین جوش کیا اور بعضون کے دشنہ اور چھری اور تیر سے بند بند جدا کیے اور یہ واقعہ ماہ شعبان سنہ مذکور مین واقع ہوا اور سید طاہر استرآبادی نے شاہ حبیب اللہ مرحوم کی شہادت کی یہ تاریخ موزون کی رباعی مہ شعبان شہادت یافت در ہند ✽ حبیب اللہ غازی طاب مثواہ ✽ روان طاہرش تاریخ میجست ✽ برآمد روح پاک لعنت اللہ ✽ اور صاحب تاریخ محمود شاہی کہتا ہو کہ مین نے ہمایون شاہ کے نزدیکون سے سُنا ہو کہ اُس زمانہ مین جب ورنگل مین شہزادہ حسن خان کے خروج کی خبر پہونچی اسقدر غضب ہمایون شاہ پر مستولی ہوا تھا کہ شدت طیش سے پیراہن پھاڑتا تھا اور کبھی زمین اور فرش دانتون سے کاٹتا تھا کہ لب و دندان اُسکے مجروح اور پر خون ہوئے تھے اور جب وہ ظالم ظلم احمدآباد بیدر مین پہونچا اس ظلم و جور برپا کیا اور رعیت اور سپاہ کو سفاک نے ہلاک کیا وہ جور و جفا اور بدعت اور غریب آزاری اور ناحق کی خونریزی جو کسی جبار

سلف سے وقوع مین نہ آئی تھی اور کسی نے اسطرح تیغ آشنا اور بیگانہ پر نہ کھینچی تھی اُس سے ظہور مین آیا حتی کہ حجاج ظالم اور نوشیروان عادل ہوا اور قہر و غضب سے شہزادہ حسن خان اور اکثر شاہزادون اور وارثان مملکت کو کہ قلعہ اور گوشہ اور کنارے مین فقر و فاقہ سے قناعت کرکے اپنے حال مین مصروف تھے سبکو دستیاب کرکے قتل کیا اور باوجود اس سیاست کے تمام خلائق سے بدگمان ہوکر ظلم مین ہرگز تخفیف نکرتا تھا اور ہمیشہ آتش غضب کا مشتعل مسلم اور غیر مسلم کو ایک تیغ پر جلاتا تھا اور رو لال قہر اُسکا مجرم اور بیجرم کو ایک ہی جا دیکھتا تھا اور جلاد سیاست اُسکا ایک جریمہ کی پاداش مین تمام قبیلہ کو قتل کرتا تھا اور آتش خشم اُسکی تر و خشک کو نہ چھوڑتی تھی اور ہاتھ خلق کے زن و فرزند پر دراز کرکے نفس امارہ کا اسیر ہوا اور کبھی وہ نامرد عروس کو اثنا سے راہ سے گرفتار کراکے حرم سرا مین لاتا تھا اور بعد ازالہ بکارت اُسکے شوہر کے گھر بھیجتا تھا اور فوراً اپنی اہل حرم کو بری طرح سے قتل کرتا تھا اور ارکان دولت اور اعیان مملکت جب اُس ظالم پر آفت کے سلام اور مجرے کو دربار مین جاتے تھے اُسکی شمشیر ظلم کے خوف سے اپنے زن و فرزند کو وداع کرکے وصیت ضروری بجالاتے تھے جب اُسنے کوئی دقیقہ بدعت اور غریب آزاری کا اٹھا نہ رکھا آخر کار آہ و وقت سحر ہا نہ مظلوم کنندہ بسیار کند اثر خنجر مسموم کند۔ وحق سبحانہ تعالی کہ ارحم الراحمین اور غیاث المستغیثین ہے خلائق کی فریاد کو پہونچا ناگاہ وہ ظالم اظلم بیمار ہوا جب دن بدن مرض نے ترقی اور طاقت نے تنزل کیا سمجھا کہ مرض الموت ہی پھر اپنے بڑے بیٹے نظام شاہ بہمنی کو کہ آٹھ برس کا تھا ولیعہد کیا اور خواجہ جہان ترک کو قادہ سے اور ملک التجار کو تلنگ سے طلب کرکے لوازم وصیت بجالایا اور خواجہ جہان ترک کو کہ اُس سے کوئی بزرگ تر اور معتمد تر نہ تھا وکیل سلطنت کیا اور ملک التجار کو منصب وزارت پر منصوب کرکے شاہزادہ کے مہمات انکے رجوع کی اور کہا کہ شاہزادہ کی والدہ کے بے مشورہ کسی امر کے مرتکب نہو پھر اٹھائیسوین ذیقعدہ ۸۶۵ھ آٹھسو پینسٹھ ہجری مین اسکا رشتہ حیات اجل طبیعی کی مقراض سے کاٹا گیا اور خلائق نے اُسکے چنگ عذاب سے نجات پائی لیکن صحیح یہ ہے کہ ہمایون شاہ کو وصیت مبارک ہوئی اُس مرض سے شفا پائی چونکہ طبیعت اُسکی ظلم و ستم پر مائل تھی رعایا اور برایا کے اہل و عیال کا قصد کرتا تھا اور خدمتگاران حرم سے بھی نہایت بدسلوکی کرتا تھا اس سبب سے مردم درونی اور بیرونی اُسکے مکائد ظلم سے تنگ آئے اور شہاب خان خواجہ سرا جو حرم سرا کا نواب ناظر تھا اُسنے ایک جماعت کنیزان حبشیہ سے یکدل اور یکزبان ہوکر ہمایون شاہ کے قتل کا بیڑا اٹھایا ایک رات کو کہ وہ شراب پیکر بدمست ہوکر فرش استراحت پر سوتا تھا ایک کنیز حبشیہ نے قابو پاکر ایسی چوب اُسکے سر پر ماری کہ خواب مرگ سے پھر نہ چونکا اور ملا نظیری شاعر جسنے ملک التجار کی سعی اور پرورش سے خطاب ملک شعرائی پایا تھا اور شاہ حبیب اللہ کے ساتھ زندان مین قید تھا اور یوسف ترک کچل کی حسن سعی سے رہا ہوکر گوشۂ تنہائی مین بسر لیجاتا تھا اُسکے حق مین یہ قطعہ نظم کیا قطعہ ای ظالم از آہ دل شب خیز بترس ٭ وز نفس بدشوم شر انگیز بترس ٭ مژگان دم آلودہ مظلوم ببین ٭ وز خنجر آبدار خونریز بترس ٭ اور یہ تاریخ وفات بھی جناب بے نظیر کے نتائج طبع سے ہے قطعہ ہمایون شاہ مرد و رست عالم ٭ تعالی اللہ زہے مرگ ہمایون ٭ جہان پر ذوق شد تاریخ فوتش ٭ ہم از ذوق جہان آر بیرون ٭ مدت سلطنت پر شور و شر اُسکی تین برس اور چھ مہینے چھ دن تھی

ذکر سلطنت نظام شاہ بہمنی بن ہمایون شاہ بہمنی ظالم کا

جب ہمایون شاہ خلائق پر ترحم کرکے فوت ہوا اُسکا بڑا بیٹا نظام شاہ بہمنی کہ حسن صباحت مین نیرین سے دعوی ہمسری کرتا تھا

آٹھ برس کی عمر مین تخت دکن پر جلوس کیا اور اُسکی والدہ کہ عاقلہ تھی ہمایون شاہ کی وصیت کے موافق معاملات ملکی اور مالی سے واقف ہوکر خواجہ جہان ترک اور ملک التجار محمود گاوان کے بے مشورہ کوئی کام جاری نہین کرتی تھی اور مہمات شاہی مین حسن تدبیر سے جیساکہ چاہئے شروع کرکے کمال عقل اور دانائی سے اُن دو شخص کے سوا دوسرے کو دخل نہین دیتی تھی القصہ ملک التجار گاوان کو جملۃ الملک اور وزیر کل اور طرفدار بیجاپور کرکے خواجہ جہان ترک کو منصب وکالت اور طرفداری تلنگ پر سرفراز کیا اور ہر روز علی الصباح وہ دونون عزیز باتفاق دربار مین آتے تھے اور عرض اخلاص پہونچاکر مہمات کو بذریعہ ایک عورت کے کہ ماہ بانو نام رکھتی تھی معروض کرتے تھے اور بعد گفت وشنفت اور قرار و مدار کے شاہزادہ کو حرم سرا سے برآورد کرکے تخت فیروزہ پر بٹھاتے تھے اور دست راست کیطرف خواجہ جہان ترک اور دست چپ کیجہت ملک التجار محمود گاوان استادہ ہوتا تھا اور جو کچھ ملکہ جہان کے مشورہ سے مقرر ہوتا تھا بے کم وکاست پیش پہونچاتے تھے یہانتک کہ ان تین شخصون کے حسن اہتمام سے کاروبار بوجہ احسن صورت پذیر ہوا فی الجملہ تدارک اور تلافی ہمایون شاہ کے جور وستم کا ظہور مین پہونچاتے تھے لیکن حکام اطراف کافر اور مسلمان نے جب سناکہ ایک لڑکے نے تختگاہ دکن پر تاج شاہی سر پر رکھا ہے اور ہمایون شاہ کے ظلم وستم کے ارتکاب سے سپاہ وامرا کا دل خستہ ومجروح اصلاح پر نہین آتا ہے لہذا طمع اُسکے ملک کی کرکے اول رائے ممالک اوڈیسہ و اوریا باتفاق زمینداران تلنگ راجمہندری کے راستہ سے ممالک دکن کی تسخیر کیواسطے عازم ہوئے اور بشوکت وحشمت تمام ولایت اسلام کی طرف متوجہ ہوکر جاروب غارت سے رُفت روب کی اور ولایت کو اس تک آبادی کا نشان نچھوڑا اور والدہ نظام شاہ اور خواجہ جہان ترک اور ملک التجار محمود گاوان نے اُسکے دفع اور رفع پر ہمت باندھکر اضطراب اور تنزل کو اپنے دل مین راہ نہ دی اور فرمان سپاہ جرار اور توپخانہ معقول کی طلب مین جابجا بھیجکر چالیس ہزار دار الخلافت مین فراہم کیے اور ساتھ ایسے تجمل اور شان کے کہ عہد شاہان ماضیہ مین کسیکو مہیا نہ تھا نظام شاہ بہمنی کو سوار کرکے رائے اوڈیسہ اور اوریا کے اردو کیطرف روانہ ہوئے اور رائے اوریا اوڈیسہ نے استقبال کرکے احمد آباد بیدر سے دس کوس پر جب آ یا طرفین کا تقارب ہوا اور ایک دوسرے کے مقابل فروکش ہوئے اور رائے اوڈیسہ اور اوریا کے ذہن نشین اور مد نظر یہ تھا کہ مملکت مسلمانون کے قبضہ سے برآوردہ کرکے اور شاہ دکن سے خراج وباج لیکر مراجعت کرین لیکن ابھی یہ اظہار نہ کیا تھا کہ ارکان دولت نظام شاہیہ نے ایلچی بھیجکر اُنھین یہ پیغام دیا کہ شاہ جوان بخت چاہتا تھا کہ دیار جاجنگر او اوڈیسہ اور اوریا پر فوج کش ہوکر بزور شمشیر مسخر اور مفتوح کرے اب کہ تم کام آسان کرکے اس طرف آئے بہت خوب ہوا پس اس صورت مین جانو اور خبردار ہوکہ جبتک تم خراج نہ قبول کروگے اور جو روپیہ اور زر کہ بلاد اسلام سے ہتھے لیا ہے واپس نہ دوگے تم مین سے ایک یہان سے زندہ اور سلامت پلٹ کر اپنے وطن نجا سکیگا محاذی اس پیغام ملکے شاہ محب اللہ بن شاہ خلیل اللہ جو جہاد کے ارادہ سے ہمراہ ہو لیے تھے مع ایک سو اور ساٹھ سوار مسلح اور مردانہ نظام شاہ کے لشکر سے جدا ہوکر آگے بڑھے اور رائے اوڈیسہ اور اوریا کے مقدمہ پر کہ دس ہزار پیادہ اور چارسو سوار تھے تاخت لائے اور صبح سے دو پہر تک داد مردی اور مردانگی دی آخر الامر نسیم فتح ونصرت غازیون کے پرچم علم پر چلی رائے اوڈیسہ اوریا اور یا نے بھاگ کر اپنے لشکر مین دم لیا رائے اوڈیسہ اور اوریا غریق شطرنج اور ہمنشین الم ہوکر اماں والقال زیادہ کو اپنے لشکرگاہ مین چھوڑ جریدہ اور یکبارگی رات کے وقت راہ فرار کی آگے لی اور خواجہ جہان ترک نے رائے اوڈیسہ اور اوریا کا پیچھا کیا اور ملک التجار محمود گاوان نظام شاہ کے ہمراہ رکاب باہستگی تمام پیچھے سے روانہ ہوا

راے اوڈیسہ اور اوریا نے جب دیکھا کہ خواجہ جہان ترک نے تعاقب کیا ہی اور کوچ کے دنون مین بھی تین ہزار ہندو مارے گئے اور یہ خرابی اور غارت مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نکریگا لہذا ایک قلعہ کی پناہ مین توقف کرکے ایلچی ملک التجار محمد گاوان کے پاس بھیجا اور منت وسماجت کے دروازے مفتوح کیے اور رد وبدل اور قیل وقال بیشمار اور ایلچیون کی آمد وشد متواترہ کے بعد پانچ لاکھ روپیہ خزانہ عامرہ مین ارسال رکھے اور بذلت وخواری اوڈیسہ اور اوریا کی طرف راہی ہوئے نظام شاہ نے مظفر ومنصور سالما غانما احمد آباد بیدر کی سمت مراجعت فرمائی اور امرا اور فوج کے افسرون کو خلعتہاے فاخرہ اور اسپان تازی اور شپکہ مرصع سے سرفراز کرکے رخصت جاگیر عنایت فرمائی اور انھین دنون مین سلطان محمود خلجی نے سلطان مندو نظام الملک غوری کے اغوا اور بروایت دیگر اپنے عزیز واقارب کے وسوسہ سے اٹھائیس ہزار سوار لیکر ممالک دکن کی تسخیر کی عزیمت کی اور خاندیس کے راستہ سے مملکت بھیتہ مین داخل ہوا اور جب یہ خبر منتشر ہوئی راے اوڈیسہ اور اوریا اور راجاے تلنگ نے آپسمین اتفاق کرکے پھر لشکر کشیہ مسلمانون کی ولایت پر بھیجا اور ارکان دولت نظام شاہیہ نے بھی ہمت دونون فساد کے دفع پر تعین کرکے مع لشکر بیجاپور اور دولت آباد اور برار بعزم رزم سلطان محمود خلجی نظام شاہ کی رکاب مین روانہ ہوئے اور قلعہ قندھار کے حوالی مین طرفین سنگھ ہوکر عازم جدال ہوئے اور نظام شاہ کہ خورشید وماہ جمال اسکے سے شرمندہ تھے اور باوجود خردسالی ترکش زیب کمر کرکے شمشیر حمایل کی اور نہایت چستی اور چالاکی سے سپاہ آراستہ کرنیمین مشغول ہوا اور ملک التجار محمود گاوان کو مع دس ہزار سوار میمنہ پر مقرر کیا اور نظام الملک ترک اور دوسرے امرا کو میسرہ پر تعین کیا اور خود باتفاق خواجہ جہان اور سکندر خان غلام ترک کہ کوکہ اسکا تھا مع گیارہ ہزار سوار اور سو زنجیر فیل کوہ تمثیل قلب مین ہوا اور اس طرف سلطان محمود خلجی نے بھی صفوف کی آراستگی مین متوجہ ہو کر میمنہ اپنے فرزند غیاث الدین کو تفویض کی اور میسرہ کو مہابت خان حاکم چندیری اور ظہیر الملک کے سپرد فرمائی اور خود مع لشکر آتشباری اور جنگجو اور رزم خواہ قلب مین مستحکم ہوا

نظم

دو لشکر زمندو دگر از دکن * دو خسرو یکے طفل و دیگر کہن * بجنبش درآمد بہ میدان دو کوہ * زمین از تکاپوے شان شد ستوہ *

القصہ تمام آدمیون سے پیشتر کہ ابھی چوب نقارہ جنگ پر نہ پڑی تھی ملک التجار محمود گاوان میمنہ سے کف شجاعت لب پر لاکر اور ہاتھ تیغ آتشبار کے قبضہ پر رکھکر مع لشکر بیجاپور میسرہ خلجیہ پر حملہ آور ہوا اور مہابت خان اور ظہیر الملک اگرچہ بقدم جلادت پیش آئے اور کر وفر کیا لیکن آخر کو تاب مقابلہ نہ لاکر راہ فرار نا پی اور مارے گئے اور نظام الملک ترک بھی شیر خشمگین کے مانند میسرہ سے نعرہ مردانہ مارتا ہوا شہزادہ غیاث الدین کی طرف متوجہ ہوا اور وہ کہ آپکو روز نبرد پانسو مرد کے برابر شمار کرتا تھا اور اکثر معرکون پر دشمن پر غالب آکر ہندوستان کو نام اور آوازہ شجاعت اسکی نے مغلوب کیا تھا حسب اتفاق عین حرب وضرب ودار وگیر مین نظام الملک سے دوچار ہوا اور وہ دونون دشمن رو مین تن بے اسکے کہ ایک دوسرے کو پہچانے شمشیرہاے آبدار اور گوپال اور سر پر ایک دوسرے کو لائے اور شمشیر نظام الملک کی ٹوٹ گئی اور اسکا قبضہ ہاتھ مین رہگیا لیکن چستی و چالاکی قبضہ کو اسکے چہرہ پر مارا قضارا شہزادہ کی آنکھ پر لگا اور خون جاری ہوا نظام الملک ترک نے اسے گھوڑے پیٹھ سے زمین پر لایا اور چاہتا تھا کہ گھوڑے کے جولان دیکر اسے پامال کرے کہ ایک جماعت جوانون کی کمک کو پہنچی اور اسے اٹھا لیگئے اور مغرور ہوئے اور دشمنون نے تعاقب کرکے دو کوس راہ کشتہ سے پشتہ کی اور ہندوستان کے مردود کو غارت کیا اور

پچاس ہاتھی لیگئے سلطان محمود نے اپنے جناحین یعنے میمنہ اور میسرہ کو شکستہ دیکھکر ہزیمت کا ارادہ کیا کہ راہ مندو کی قطع کرے ایک مقرب مانع آیا اور ثابت قدمی کی ترغیب کی اسوقت نظام شاہ نے بھی بسبب شجاعت ذاتی ارادہ کیا کہ خود سلطان محمود کی فوج خاص پر حملہ کرے خواجہ جہان نے التماس توقف کرکے خود دس ہزار سوار اور چند فیل نامدار لیکر حملہ سے جنبش کی اور سلطان محمود کی فوج سے کہ بارہ ہزار سوار تھے مقابل ہوا اور سلطان محمود عین جنگ میں کمان زہ کرکے ایک ایسا تیر پیشانی فیل سکندر خان غلام ترک پر جو ہمراہ خواجہ جہان تھا مارا کہ وہ سراسیمہ ہوکر پھرا اور اپنی طرف کے بہت آدمیونکو خستہ و خراب کیا اور قریب تھا کہ نظام شاہ کو بھی ایک آسیب پہونچے کہ سکندر خان ترک نے بسبب بیعقلی یا عناد سے کہ خواجہ جہان سے رکھتا آدمیونکو امر جنگ نہ کیا اور نظام شاہ کو خواہ مخواہ اپنا ردیف کرکے معرکے سے باہر لیگیا اور لشکر کے پیچھے تھوڑے فاصلہ پر ایستادہ ہوا لیکن امرا اور خاصہ خیل دکن جب غلام خاص شاہی کو اپنے مقام مین نہ دیکھے پروا سے جنگ نہ کیا اور ایک نے دوسرے کے بعد معرکہ سے منھ پھیرا اور نظام شاہ کو جو گوشہ مین ایستادہ تھا ہمراہ لیکر شہر بیدر تک کہین توقف نہ کیا بیت سپاہ ارچہ باشد زکوہ قاف فزون ✱ نماند بجائے سر اندر مصاف ✱ خواجہ جہان نے جب دیکھا کہ سپاہ دکن میمنہ او میسرہ سے خیال فتح اور گمان نصرت کرکے تاراج مین مشغول ہین اور چتر بادشاہی بھی معرکہ مین نہ لشکر قول بھی بھاگنے پر آمادہ ہے خود بھی باگ پھیرنے کی فکر مین ہوا اور بحکمت تدبیر افواج دشمن سے کنارہ کرکے ہفت فیل شاہی سلامت نکال لایا اور احمد آباد بیدر کیطرف متوجہ ہوا اور ملک التجار محمود گاوان اور بھی امراے دکنی اور حبشی فلک کے شعبدہ بازی سے واقف ہوکر انھون نے بھی مع اسپ و فیل راہ فرار لی اور بعد وصول منزل مقصود سکندر خان غلام ترک نے نظام شاہ کو مع چالیس سوار اور تین سو جوان اسکی والدہ کے پاس پہونچا کر ساتھ تحسین و آفرین کے اور اشخاص پایا پھر خواجہ جہان کے دیکھنے کے واسطے گیا اور خواجہ جہان نے اس سبب سے کہ وہ بے وقت نظام شاہ کو معرکہ سے باہر لیگیا تھا اسے مقید کیا اور بذلت و خواری اپنے مکان سے برآوردہ کرکے موکلون کے سپرد کیا اسواسطے غلامان ترک شاہی نے اتفاق کرکے مخدومہ جہان سے عرض کی کہ ابناے جنس ہمارے سے دولتخواہی کے سوا کوئی امر سرزد نہین ہوا تشریح اسکی یہ ہے کہ افواج میمنہ او میسرہ تاراج کو گئی کوئی بادشاہ کے ہمراہ نہ رہا سکندر خان نے تمھارے فرزند کو معرکہ سے سلامت باہر لاکر آپ کے سپرد کیا اور جو کہ وہ بادشاہ کا کوکہ ہے اس ذلت و خواری سے اس مغل کے ہاتھ گرفتار رہنا مناسب نہین رکھتا ہے وہ آپکے ساتھ اخلاص سے پیش آیا آپنے اسکے صلہ مین سزا دی اور جو کہ اہالی دکن کو غلامون کے ساتھ محبت ہوتی ہے مخدومہ جہان اشک حسرت آنکھون مین بھر لائین اور انسے فرمایا کہ اب وقت مقتضی نہین ہے کہ مین اس بارہ مین حرف زبان پر لاؤن انشاءاللہ تعالی اسکی تلافی کرونگی خواجہ جہان نے اس ماجرے سے مطلع ہوکر سکندر خان کو مخدومہ جہان کی خدمت مین بھیجکر معذرت کی اور سلطان محمود خلجی خواجہ جہان پر مخدومہ جہان کی آزردگی سے خبردار ہوا اور دوبارہ احمد آباد بیدر کی تسخیر کیواسطے روانہ ہوا اور مخدومہ جہان کہ مکر و غدر خواجہ جہان سے واقفیت رکھتی تھی اور شکست اسکی عدم اثبات قدم سے جانتی تھی بہ مشورہ ملک التجار محمود گاوان قلعہ ارک احمد آباد بیدر کی حراست ملو خان دکنی کے سپرد کی اور خود مع جمیع خزاین اور عورات حرم نظام شاہ و ملک التجار محمود گاوان کے ہمراہ فیروز آباد کی طرف متوجہ ہوئی سلطان محمود خلجی نے بخاطر جمع شہر کو محاصرہ کیا اور سترہ دن کی مدت مین فتح کرکے قلعہ مین قیام کیا اور اکثر ممالک برار اور بیر اور دولت آباد پر قابض ہوکر رعیت کو مطیع اور فرمانبردار کیا اور خلائق

دکن نے انتقال دولت بہمنیہ سلسلہ خلجیہ مالوہ مین جزم کیا کہ دفعتہ رایات اجلال محمود شاہ گجراتی کہ وہ بھی صغر سن تھا افق حد
گجرات سے طالع ہوئے کسواسطے کہ نظام شاہ اُس زمانہ مین جب جنگ کے واسطے جاتا تھا بمشورہ ملک التجار محمود گاوان
حقیقت واقعہ صحیفہ اخلاص مین مرقوم کرکے محمود شاہ گجراتی کے پاس بھیجتا تھا اور جب فیروزآباد مین دم لینے کو ٹھہرا اور
آدمی بھاگے ہوئے اُسکے پاس جمع ہوئے خواجہ جہان کو مع لشکر انبوہ سلطان محمود خلجی کے مدافعہ کے واسطے بھیجا مگر ان
اس حال کے خبر پہونچی کہ محمود شاہ گجراتی اسّی ہزار سوار لیکر دکن کی حد پر پہونچا مخدومہ جہان نے یہ خبر سنکر ملک التجار محمود
گاوان کو کہ سپاہ و رعیت اُسکے حسن سلوک سے حلقہ بگوش تھی سلسلہ لاکر کے مع پانچ چھ ہزار سوار بہرکہ راستے سے شاہ
گجرات کی خدمت مین بھیجا محمود شاہ گجراتی نے اپنے اکثر امرائے معتبرہ کو مع بیس ہزار سوار اور بہت تعداد ہتیار ہمراہ ملک التجار محمود گاوان کرکے
دشمن کے مدافعہ کیواسطے اشارہ فرمایا ملک التجار محمود گاوان نے آدمی دکن کے اطراف و جوانب مین بھیجے اور تھوڑے عرصہ مین
لشکر فراہم کرکے مع چالیس ہزار سوار دکنی اور گجراتی دارالخلافت کی طرف روانہ ہوا اور سلطان محمود خلجی شہر کے اندر زور
ہوکر قلعہ ارک لینے کے واسطے سعی کرتا تھا اور دمدمہ بنانے مین مشغول تھا اور ہر روز ملوخان نبیادخان قتال کرتا تھا ملک التجار
محمود گاوان کی خبر توجہ سُننے سے مضطرب ہوا بے تامل وہ مرغ کی طرح کہ قفس سے برآمد ہوکر بجناح استعجال پرواز کرے
حصار احمدآباد بیدر سے نکلکر مندو کی طرف راہی ہوا ملک التجار نے دس ہزار سوار دکنی برار کی طرف روانہ کیے کہ سدراہ
ہوکر راستہ دخول و خروج کے مالوہ والوں پر دشوار کریں اور خود بھی دس ہزار سوار دکنی اور بیس ہزار سوار گجراتی لیکر مابین
قندھار اور بیرا کے دوسے سلطان مندو مین پہونچکر چاروں طرف سے گھیرا اور اُسکے لشکر پر تاخت کرکے ہر طرف سے باب دخول
غلہ اور آذوقہ اُس دانا شاہ مندو سے مسدود کیا کہ کسی ہمت سے غلہ کا ایک دانہ نہ پہونچ سکتا تھا سلطان محمود خلجی
بروایت صحیح تیس ہزار سوار رکھتا تھا مگر جنگ سے ہمت نہ رکھتا تھا اور ملک التجار محاصرہ کے سوا جنگ پر آمادہ نہوا اپنے کام مین مشغول رہا
یہانتک کہ آثار قحط غلہ اور دوسرے مخالف مین ظاہر ہوا اور تمام مندوی شدت گرسنگی اور بینوائی سے دن کو قرص خورشید
تابان سے تشبیہ دیتے تھے اور رات کو کلیہ ماہ تابان سے دل ٹھنڈا کرتے تھے جب آسیر بھی سیری نہوئی الجوع الجوع
کی فریاد بلند کی آہ و نالہ مین مشغول ہوئے سلطان محمود خلجی نے ناچار ہوکر اُن ہاتھیون کو جو ہمراہ نکر سکتے تھے
آنکھیں اندھا کیا اور اشیائے سنگین کو آتش دیکر سبکبار ہوا مع سلاح اور جریدہ ہوکر جان سے ہاتھ دھویا اور چونکہ مندو کے
راستے سیدھے مسدود تھے اس سبب سے کونڈوارہ کی طرف راہی ہوا اور جب ملک التجار محمود گاوان متعاقب
ہوا دکنیون نے مالوہ والوں کا اسباب تاراج کیا سلطان محمود خلجی نے کونڈوارہ کے مقدم کو جو اُسکا ملازم رکاب تھا پیغام
دیا کہ جس طریق سے ممکن ہو راہ ہمارے لشکر کے عبور کے واسطے تجویز کرکہ دست تعرض دکنیون کا مالوہیون کے دامن
سے کوتاہ ہووے اور تو بھی آشنائی اور ہمسایگی کا حق بجالاوے مقدم مذکور جو درپئے انتقام تھا بولا کہ نواح مین ایسی
راہ وسیع کہ سپاہ اور رجال لشکر بلا زحمت تمام عبور کرین نہین ہے مگر فلان راستہ کہ وہ مثل صحرا چاہ ہاروت و ماروت
کم آب بلکہ بے آب ہے بیت زمینے زنگو گرد بے آب ترہ ہوائی ز دوزخ جگرتاب تر سلطان محمود خلجی ملک التجار
محمود گاوان کے تعاقب سے ناچار ہوکر اُس راستہ کو جو ایلچپور اور اکل کوٹ کی طرف تھا اختیار کیا اور یہ فرمایا
کہ راستہ کی دشواری مجھے آسان تر ہے اُس سے کہ آپ کو عمداً دریا سے بلا اور کام نہنگ فنا مین ڈالون اور صحرائے
عنا مین بچنگ پلنگ جفا گرفتار ہون القصہ ملک روز اول حرارت ہوا اور کمی آب اور مشقت راہ پیچ در پیچ سے فوج کا زہرہ آب ہوا

پانچ چھہ ہزار مرد تشنہ لب اور خستہ جگر کا سفینۂ حیات گرداب ممات مین غرق ہوا اور دوسرے دن گونڈان ساکنان کوہستان نے جب عاجزی ان لوگون کی دریافت کی چپ و راست سے ہجوم لاکر انھون نے بھی خشک سالی مین طوفان تازہ برپا کیا مال کی طمع سے پیاسون کو خنجر آبدار سے قتل کرنا اور موج کمند کے حلقہ مین ڈالکر باندھنا شروع کیا لوگون نے مال و اسباب کو دشمن جان سمجھکر اسکی طمع دل سے دور کرکے کوہ و دشت مین رہزنون کے روبرو ڈالا اور جان بچانے کیواسطے ایک قدح پانی کا ایک روپیہ اور دو روپیہ کو خرید کرتے تھے اور نہین پاتے تھے خلاصہ یہ کہ سلطان محمود خلجی نالان و گریان اور بمشقت فراوان اس صحرائے ہولناک سے بادل کباب بیخور و خواب باہر آیا اور ہجوم چور و لنگا اور پوشیدہ کرنا چاہ ہائے پر آب کا مقدم کونڈوارہ کی تحریر سے جانکر حکم اسکے قتل کا جاری کیا اسنے زبان دشنام سلطان مین کھولی اور یہ جواب دیا کہ مین نے اپنا انتقام لیا اگر اتنے ہزار آدمیون کی عوض مجھے ہلاک کروگے کیا ہوگا سر میرے فرزند و لنگا سلامت ہین مین عنقریب ملک مین اپنی اولاد کے موجود ہونگا اس جگہ سے معلوم ہوتا ہی کہ کونڈوارہ کے کفار بھی مثل تمام کفار ہند تناسخی ہین اور اسی سبب سے قتل ہونے سے ہراس نہ رکھکر کہتے ہین کہ مرنے سے عدم لازم نہین آتی ہی ہم کل پھر سلک موجودات مین جلوہ گر ہونگے اور ہمارا احوال اس سے بہتر ہوگا منقول ہی کہ اس عرصہ مین سلطان محمود خلجی نے شہر احمد آباد بیدر کو محاصرہ کرکے مفتوح کیا عمارات کو جلا کر اور آدمیون کو غارت کرکے قسم قسم کی خرابی پہونچائی اور جب کشور دکن کا عازم تسخیر ہوا ظلم و تعدی سے دست کش ہوکر رعیت کی استمالت اور آبادی ولایت مین مصروف ہوا اور اسکا قاعدہ یہ تھا کہ اکل و شرب و پوشاک اپنی وجہ حلال سے کھاتا تھا اور ترتیب دیتا تھا اور برنج اور گندم اور جامہ وجہ حلال سے ہر سفر مین ہمراہ رکھتا تھا اور قسم قسم کی ترکاری تختون کے اوپر بو کر ہمراہ لیجاتا تھا اور جب ایک مدت تک دار الخلافت احمد آباد بیدر مین توقف واقع ہوا مولانا شمس الدین حقگو سے کہ بانی کو کہ شاہ خلیل اللہ کے مقبرہ پر تھا طلب کرکے فرمایا کہ ترکاری اور بقول کی طرف سے فکرمند رہتا ہون اور تختون پر اسقدر ترکاری کہ باورچیخانہ کو کفایت کرے بہم نہین پہونچتی ہی اگر کوئی شخص زمین حلال تصرف مین رکھتا ہو اور وہان ترکاری بوئی جاتی ہو ہمین ہدایت کرو تو وہان جاکر وجہ حلال سے بقیمت اعلے خرید کرکے ترکاری اسکی باورچیخانہ مین داخل کیا کرین مولانا شمس الدین حق گو نے کہا اے سلطان ایسی بات نہ کہو موجب ضحک و استہزا ہو کسواسطے کہ مسلمانون کی ولایت پر آنا اور مساکن و منازل انکے ویران کرنا اور مال و اسباب لوٹنا اور کھانے پینے اور ترکاری مین شرع کا مقید ہونا عقل سے دور اور خدا ترسی سے بعید ہی یہ سنکر سلطان اشک ندامت آنکھون مین بھر لایا اور فرمایا کہ تو سچ کہتا ہی لیکن جہانگیری بغیر اسکے میسر نہین ہوتی اور اس حکایت کے موافق فتوحات اور دوسری کتاب مین مولف کی نظر مین درآیا کہ بلاد عرب مین ایک بادشاہ تھا اسے یحیی بن نعمان کہتے تھے اسکے عہد مین ایک شیخ عبد اللہ نام تھا کہ خلائق سے متنفر اور آیندہ و روندہ کا دروازہ بند کرکے گوشۂ قناعت مین بیٹھا تھا ایک دن یحیی بن نعمان ایک راستہ سے سوار جاتا تھا اور شیخ عبد اللہ مع مریدان اس سے دوچار ہوئے سلطان کو سلام کیا اور سلطان نے جواب سلام دیکر استفسار کیا کہ ساتھ اس لباس ریشمی کے جو پہنے ہون نماز درست ہی یا نہین شیخ نے مسکرا کر فرمایا کہ تیرا حال اس شخص کے مانند ہی کہ وہ سر سے پاؤن تک آلودہ نجاست ہوکر موت کی چھینٹ سے پرہیز کرے اول تو شکم تیرا حرام سے مملو ہی اور دوسرے مظالم عباد اپنی گردن پر رکھتا ہی اور باوصف اس جرائم کے مسئلہ حریر او صحت صلواۃ سے سوال کرتا ہی یحیی بن نعمان رویا اور گھوڑے سے اتر کر ہاتھ شیخ کے دامن مین ڈالا اور سلطنت چھوڑکر اپنی زیست شیخ کی خدمت مین

القصہ بعد مراجعت سلطان محمود خلجی نظام شاہ نے ایک مکتوب محمود شاہ گجراتی کو تحریر کیا اور تحف و ہدایا اور ہاتھی اور گھوڑے
بہت اپنے معتمدون کی معرفت درگاہ مین بھیجکر تصدیعات سے معذرت چاہی پھر محمود شاہ گجراتی احمد آباد گجرات کی طرف روانہ ہوا
اور نظام شاہ بہمنی بھی احمد آباد بیدر مین آیا اور تعمیر شہر و بازار مین کوشش کر کے چند عرصہ مین بدستور اول تیار اور آباد کیا
اور سلطان محمود خلجی کہ ملک التجار محمود گاوان کیطرف سے دل مین رنجش رکھتا تھا سنہ آٹھ سو سرسٹھ ہجری
مین بروایت نظام الدین احمد نوے ہزار سوار لیکر پھر دکن کی طرف متوجہ ہوا اور دولت آباد کی اطراف مین سامان
جنگ درست کیا اور نظام شاہ بھی جنگ کے واسطے برآمد ہوا اور دوبارہ محمود شاہ گجراتی سے کمک طلب کی اور محمود شاہ
نے بلا توقف لشکر آراستہ کر کے سلطانپور کی طرف نہضت فرمائی اور سلطان محمود خلجی کا سد راہ ہوا پھر سلطان
محمود خلجی گونڈوارہ کے راستہ سے مندو کی طرف راہی ہوا اوران دو بادشاہ خورشید طلعت یوسف
چہرہ نے ایک دوسرے کو غائبانہ وداع کر کے آپسمین تحف و ہدایا بھیجا اور اپنی اپنی دار الخلافت مین معاودت فرمائی
اور جو قاعدہ اور داب شاہان بہمنیہ کا تھا کہ زوجہ اولی ملکہ جہان خطاب پاتی تھی درہا لیکن وہ خاندان بہمنیہ سے ہوا سوا
مخدومہ جہان نے ایک دختر اپنے اقارب سے نظام کے واسطے خواستگاری کی اور جشن شادی شاہانہ کہ شرح اُسکی احاطہ
تحریر سے باہر ہو ترتیب دیا اور اُس شب کو کہ مجلس زفاف آراستہ ہوئی تھی اور بزم عیش و عشرت ترتیب ہونے
سے اک جہان شادی و خرمی مین مشغول تھا قضا را آدھی رات کو بعد نالہ و زاری یہ شور برپا ہوا کہ نظام شاہ بہمنی نے
اس جہان سے رحلت کی اور اپنی جگہ اورون کے واسطے چھوڑی نظم گلے ناشگفتہ از گیانی درخت + یکایک
فروریخت از باد سخت + خط حسن بر گل نہ انگیختہ + اجل خاک بر وے فروریختہ + اور یہ واقعہ اجلاس کے دو برس اور
ایک مہینے بعد یعنے شب سیزدہم ذیقعد سنہ آٹھسو سرسٹھ ہجری مین واقع ہوا ذکر شمس الدنیا والدین ابو المظفر ۸۶۷
غازی محمد شاہ بہمنی کا داریان خطہ نے خبر ولایت اس حکایت کی ساتھ اس روایت کے فتح کی ہے
کہ سلطان ہمایون شاہ بہمنی کے بطن مخدومہ جہان سے تین فرزند مہ جبین تھے نظام شاہ محمد شاہ احمد شاہ اور جب
نہال حیات نظام شاہ آغاز نشو و نما مین صرصر حوادث سے اُکھڑ گیا محمد شاہ نو برس کے سن مین تاج زر زیب سر
کر کے سریر جہانبانی پر متمکن ہوا اور سلطنت کا اہتمام اور رعیت کا انتظام بخوبی تمام کرنے لگا اور ابتدائے سلطنت مین خواجہ
جہان ترک اور ملک التجار محمود گاوان نظام شاہ کے زمانہ مین بمشورہ مخدومہ جہان امور سلطنت کو آغاز کر کے
انجام دیتے تھے اور احمد شاہ جو سب بھائیون سے چھوٹا اور بڑا لیاقت دار اور خوش اطوار تھا جاگیر لائق پاکر محمد شاہ کا انیس
و جلیس ہوا پھر خواجہ جہان نے محمد شاہ کی تربیت کیواسطے مخدومہ جہان کے حکم سے صدر جہان شوستری کو جو
افضل فضلا اور اصلح صلحا تھا مقرر کیا اور محمد شاہ کتب علمی کے پڑھنے اور کمال حاصل کرنے مین مشغول ہوا اور تھوڑے
عرصہ مین کتب درسیہ سے مفروغ ہو کر صاحب حیثیت ہوا اور خط نہایت پاکیزہ لکھتا تھا اور سلطان فیروز شاہ
کے بعد خاندان بہمنیہ مین حسن قابلیت مین اس سے بہتر مسند فرمانروائی پر کسی اور نے قدم رکھا
بیت ارسطو سخندان دیوان او + بلیناس طفل سبق خوان او + اور خواجہ جہان ترک کمال استقلال و ثبات سے
مہمات مین مشغول ہو کر کسی کو خیال مین نہ لاتا تھا اور اکثر امرائے قدیم کو علاقون سے معزول کر کے اپنی طرف سے امرائے
جدید نصب کرتا تھا اور دست تغلب و تصرف خزانون مین دراز کر کے ملک التجار محمود گاوان کو کہ جو بعد اسکے

سلطان محمود خلجی دکنی کے صاحب شان و اعتبار ہوا تھا ہمیشہ سرحد کی خدمتون پر بھیجا تھا اور مہمات شاہی مین چندان
دخل ندیتا تھا اور جو مخدومہ جہان زن عاقلہ اور دور اندیش تھی خواجہ جہان ترک کے اوضاع اور اطوار سے متوہم ہوئی
اور اُسکی مفسدی محمد شاہ کے ذہن نشین کرکے اُسسے سرد آمادہ کیا اور یہ ایما ہوا کہ کل فجر کو جب خواجہ جہان ترک
دربار مین آوے اور مین کسیکو تیرے پاس بھیجون اُسے بے تامل تہ تیغ بیدریغ کرنا ⁂ دوسرے دن کہ شنبہ آٹھوین سوستر ہجری
تھے خواجہ جہان ترک بغفلت تمام دیوانخانہ مین آیا اور نظام الملک کو خلاف عادت مع جماعت جوانان مستعد
وہان دیکھکر متفکر ہوا اور جو کہ لاعلاج اور مجبور تھا محمود شاہ کی دیوانداری مین مشغول ہوا کہ قضارا وضعیفہ محلسے
آنکر سلطان محمد شاہ سے بآواز بلند عرض پرداز ہوئین کہ ساتھ اُس امر کے جو قرار پایا تھا مشغول ہونا چاہیے سلطان
محمد شاہ نے نظام الملک کی طرف متوجہ ہوکر یہ فرمایا کہ یہ مرد حرامخور ہے اسکی گردن مار اور نظام الملک کہ دشمن جانی
اُسکا تھا بے تامل خواجہ جہان کا ہاتھ پکڑکر دیوان عام سے باہر لیگیا اور ضربات متعددہ تیغ آبدار سے اُسے شاہ
رو برو ہلاک کیا **نظم** بتدبیر زنان پس خردمند زن ⁂ بفرمان خود ساخت ملک دکن ⁂ جہانی ز عدلش بآسودگی ⁂
رخ دہر شستہ ز آلودگی ⁂ اور بعد چند روز کے سلطان محمد شاہ نے مخدومہ جہان کی صلاح سے ملک التجار محمود گاوان
کو خلعت فاخرہ دیکر بخواجہ جہان مخاطب فرمایا اور منصب امیر الامرائی اور وکالت امور شاہی کو اُسکے مناصب سابق کا
ضمیمہ کیا اور بموجب اس مصرع کے **مصرع** ہر کرا تیغ و زر بود نوبت اوست ⁂ ملک التجار محمود گاوان المخاطب بخواجہ جہان
نے مراتب دنیوی پر فائز ہوکر نقارہ اپنے دبدبہ کا بلند آوازہ کیا اور ابتدا مین القاب اُسکا یون لکھتے تھے مخدوم جہان
مسند درگاہ سلطان آصف جم نشان امیر الامرا نائب مخدوم خواجہ جہان اور جب محمد شاہ ماہ دو ہفتہ ہوکر بدر کامل
اور جوانون مین شامل ہوا مخدومہ جہان نے ایک لڑکی حسین زہرہ جبین خاندان بہمنیہ سے اُسکے واسطے نامزد کی
کی اور ملک التجار محمود گاوان المخاطب بخواجہ جہان کے اہتمام سے جشن شادی خسروانہ کہ صفت اُسکی تحریر
و تقریر سے مبرا ہے ترتیب دیکر اُسکے عقد ازدواج مین کھینچی اور مہمات سلطنت اپنے فرزند دلبند کو تفویض فرما
خود صلوٰۃ و صوم اور قرآن مجید کی تلاوت مین مشغول ہوئی لیکن سلطان محمد شاہ امور معظمات اُسکے بے مشورہ
شروع نکرتا تھا اور اُسکی تعظیم و تکریم مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نکرکے ہر روز سلام کو جاتا تھا اور جب سلطان
محمد شاہ نے عروس حجلۂ ناز کو بغل مین لیا اُسوقت یہ فکر ہوئی کہ اعدا سے انتقام لیجیے خور و خواب اسکا حرام
کرکے عروس مملکت تازہ تر سے ہمکنار رہو جیسے بوستان خزان دیدہ سلطنت کو شاداب بآب تازہ کیجیے
اسواسطے نظام الملک کو سپہ سالار لشکر برار کرکے دلداری کے ساز و سامان سے مددگاری کی بھر سنہ آٹھ سو بہتر
ہجری مین لشکر عظیم الشان بحساب کہ اُسمین ہر ایک جوان جنگ دیدہ نبرد آزمودہ انتخاب تھا فراہم کرکے قلعہ کھرلہ کی
تسخیر کیواسطے جو سلطان مالوہ کے تصرف مین تھا روانہ کیا اور اُسنے اُسطرف جاکر قلعہ مسطورہ کو محاصرہ کیا اور چند
مرتبہ لشکر والی مندو کو جو محصورین کی مدد کے واسطے آیا تھا شکست دیکر متفرق کیا اور دو بارہ بارہ ہزار سوار رجپوت
اور افغان وغیرہ لیکر بجوش و خروش تمام نظام الملک کے دفع کے واسطے متوجہ ہوا صبح ظاہر قلعہ مین مقابلہ ہوا اور
صف کارزار تیار ہوئی جنگ عظیم فوج غنیم سے وقوع مین آئی صفیر تیر طرفین سے پیغام اجل دلیرون کے کان مین پہونچانے
لگے غازیان صف شکن و یلان پیلتن زخم شمشیر و خنجر لپٹ لپٹ کر کھانے لگے جماعت کثیر وانبوہ بغفیر نے طرفین سے